REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۳   شمارہ ۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ روپے

THE WEEKLY BADR QADIAN – 143516

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ   ۲ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش   ۲ فروری ۱۹۸۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۹ صلح (جنوری) - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۲۸/۱/۸۴ کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے جان، دل سے عزیز آقا کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان: ۲۹ صلح (جنوری) - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۲۸/۱/۸۴ کے الفضل کے ذریعہ موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ "زکام کی شکایت ہے، جسم میں بہت درد ہے۔ رات نیند بھی نہیں آئی"۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

- مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں، فالحمد للہ۔

ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے اُس نے پہلے کبھی ہمیں چھوڑا ہے اور نہ اب چھوڑے گا!

خدا کی رحمت کی بارش مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں برس رہی ہے اس کو کوئی چھت روک سکتی ہے؟

۱۹۸۳ء کے دوران مختلف جماعتی شعبوں اور ذیلی اداروں کی شاندار کارکردگی کا ایمان افروز تذکرہ

جلسہ سالانہ ربوہ کے دوسرے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اور بصیرت افروز خطاب

قسط نمبر ۲ (آخری)

ربوہ: ۲۷ فتح (دسمبر) - جماعت احمدیہ کے ۹۲ ویں جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف جماعتی اداروں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اُن افضال و انعامات کا ذکر فرمایا جو اس سال جماعت پر ہوئے ہیں۔ حضور نے صدر انجمن احمدیہ اور اس کے ذیلی اداروں نیز تحریک جدید کے تحت مختلف جماعتی سرگرمیوں کا ذکر کرنے کے بعد وکالت تصنیف تحریک جدید کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

وکالت تصنیف:

حضور نے فرمایا تصنیف کی وکالت اپنا کام کر رہی ہے۔ اسلامی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ست بچن" کا انگریزی ترجمہ محترم چوہدری محمد علی صاحب کر رہے ہیں۔ جبکہ گورمکھی ترجمہ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نے مکمل کر لیا ہے۔ امام مہدیؑ کا ظہور کے نام سے چینی زبان میں سات ابواب پر مشتمل ایک کتاب مکرم عثمان چینی صاحب لکھ رہے ہیں۔ حضور نے اس وکالت کی ایک اہم خدمت یہ بھی بیان کی کہ حضور کے خطبات کا انگریزی ترجمہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کرتے ہیں اور وہ لنڈن سے ہی ساری دنیا میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صحت کے لئے دعا کی تحریک:

حضور ایدہ اللہ نے اس مرحلہ پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صحت کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا پچھلے دنوں چوہدری صاحب کی صحت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ چوہدری صاحب موصوف جماعت کے لئے بہت مفید وجود ہیں۔ دعا کریں کہ جماعت کو ان سے مزید استفادہ کی توفیق حاصل ہو۔

حضور نے وکالت تصنیف کے دیگر کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ عربوں کو خوشخبری ہو کہ تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ ہو رہا ہے۔ پہلی جلد مکمل ہو کر ایک دو ماہ میں چھپ جائے گی۔

حضور نے فرمایا۔ عرب احمدی دوست، مکرم طٰہٰ قزق صاحب نے بڑے درد سے اس ترجمہ کی تحریک کی تھی۔ اور اس سارے کام کے مکمل اخراجات ادا کرنے کی بھی پیشکش کی تھی۔ اور اس کام کے لئے ۲۰ ہزار ڈالر ادا بھی کر دیئے ہیں۔ وہ جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت:

حضور نے فرمایا (باقی صفحہ ۲ پر)

قومی اتحاد و یکجہتی کی آئینہ دار

قادیان میں یوم جمہوریت کی شاندار تقریب

قادیان: ۲۶ جنوری - آج یہاں یوم جمہوریت کی پروقار قومی تقریب احاطہ میونسپل کمیٹی میں شایانِ شان طریق پر منعقد ہوئی جو صحیح معنوں میں قومی اتحاد و یکجہتی کی آئینہ دار تھی۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد اپنی شاندار جماعتی روایات کے مطابق پورے نظم و ضبط اور وقار کے ساتھ اس قومی تقریب میں شریک ہوئے موقع کی مناسبت سے سٹیج کے ایک جانب مختلف سکولوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں اور دوسری جانب قادیان اور اس کے مضافات سے آنے والوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جبکہ مہمانِ خصوصی جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگریس کمیٹی (آئی)، سردار ہریندر سنگھ صاحب باجوہ پردھان میونسپل کمیٹی، شری منوہر لال صاحب شرما پرنسپل خالصہ ہائی سکول، سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ، مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ، مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم (آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا!"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان: جمیل ساڑی ہاؤس مارکیٹ، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

طابع و ناشر ... پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری، مکرم سید تنویر احمد صاحب منیر قانونی، مکرم خان فضل الٰہی صاحب نائب ناظر امور عامہ، خاکسار منیر احمد حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ اور میونسپل کمشنران سٹیج پر رونق افروز تھے۔ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے قومی جھنڈا لہرایا۔ اور پولیس گارد سے سلامی لی۔ اس موقعہ پر سکول کی بچیوں نے جو رنگارنگ لباس میں ملبوس تھیں قومی ترانہ گایا۔ بعدہٗ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جس میں سب سے پہلے جناب منوہر لال صاحب شرما نے یوم جمہوریت کی اہمیت بیان کی۔ سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ قادیان میونسپل کمیٹی میں ہر سال سکھ، ہندو، احمدی مسلمان اور عیسائی سب مل کر یہ قومی دن مناتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ میونسپل کمیٹی دوسری کمیٹیوں سے ممتاز اور جُداگانہ ہے۔ بعدہٗ پردھان میونسپل کمیٹی جناب ہرنیدر سنگھ صاحب باجوہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں شہر میں کئے جانے والے عوامی بہبود کے کاموں کا ذکر کیا گیا۔ پردھان صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کو تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ آپ نے اس قومی دن کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب کو ہمیشہ قومی اتحاد و یک جہتی کے جذبہ سے سرشار رہنا چاہیئے اور ملک و قوم کی خدمت میں جُٹ جانا چاہیئے۔ اپنی تقریر کے دوران آپ نے گورو گرنتھ صاحب سے گوربانی کے شبد پڑھ کر سنائے جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔ آخر میں مہمانِ خصوصی سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے تقریر کی۔ آپ نے میونسپل کمیٹی قادیان کی کارکردگی کو سراہا اور اپنی طرف سے ہر قسم کا تعاون دینے کی پیشکش کی۔ تقریب کے اختتام پذیر ہونے سے قبل جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے میونسپل کمیٹی قادیان کی طرف سے شہر کے اُن افسران اور معزز احباب کو انعامات تقسیم کئے جنہوں نے عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں کسی نہ کسی رنگ میں بطورِ خاص تعاون دیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے قومی اتحاد و یک جہتی کے قیام کے لئے جلسہ پیشوایانِ مذاہب کے انعقاد اور دیگر مساعی کو سراہتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کو بھی خصوصی انعام دیا گیا۔ مختلف فنکاروں اور سکول کے بچوں کی طرف سے پیش کئے گئے دیش پیار کے گیتوں کے ساتھ یہ تقریب بوقت ڈیڑھ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار منیر احمد حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ قادیان

حضور ایدہ اللہ کا خطاب۔ بقیہ صفحہ اوّل

فرانسیسی زبان میں ترجمہ قرآن انشاء اللہ اگلے تین ماہ تک شائع ہو سکے گا۔ روسی زبان میں ہم ابھی تک ترجمہ قرآن شائع نہیں کر سکے تھے۔ اس کے اخراجات بھی بہت زیادہ اُٹھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے دل میں یہ تحریک ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ وہ روسی زبان میں ترجمہ و نظر ثانی کے سارے اخراجات ادا کریں گے۔ پھر اللہ نے انہیں مزید نیکی کی توفیق دی۔ حضور نے فرمایا ایک نیکی دوسری نیکی کو جنم دیتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں روسی زبان میں قرآن کریم کی طباعت کے بھی سارے اخراجات ادا کر دوں گا۔ دیگر زبانوں میں ترجمہ قرآن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ نجی زبان میں ترجمہ قرآن پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ ترکی زبان میں قرآن کریم کا تیسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ جماعت احمدیہ اب تک دس زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر چکی ہے۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اٹالین زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا سارا خرچ اور ذمہ داری لے لی ہے۔

جرائد و رسائل:

جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں انگریزی اور اردو کے علاوہ دس مختلف زبانوں میں جرائد و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ امسال ڈنمارک سے نیا رسالہ جہاد شائع ہوا ہے۔ مکرمہ ساجدہ حمید صاحبہ نے ہارٹلے پول سے بچوں کے لئے رسالہ "کوکب" جاری کیا ہے۔ جنوبی افریقہ سے لجنہ اماء اللہ نے خبرنامہ "البشریٰ" کے نام سے اور خدام الاحمدیہ نے "الخادم" کے نام سے جاری کیا ہے۔

نصرت جہاں سکیم:

مغربی افریقہ میں ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام کے لئے جاری شدہ منصوبے نصرت جہاں سکیم کے بارے میں حضور نے فرمایا۔ اس میں تیزی سے کام پھیل رہا ہے۔ حضور نے فرمایا اس سکیم کے تحت چار ممالک میں ۱۸ ہسپتال اور ۲۴ سکول کام کر رہے ہیں۔ اس سکیم کی ایک سال کی کل آمد ایک کروڑ ۴۲ لاکھ پانچ ہزار نائی روپے ہے۔ یہ اس سکیم کی ایک سال کی آمد ہے جس کا آغاز چند سال قبل ۵۵ لاکھ روپے سے کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ افریقن ملکوں کو لوٹنے کے لئے نہیں آئی بلکہ جو منافع ہوتا ہے وہ سارے کا سارا انہی ممالک میں دوبارہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے نائیجیریا کے سابق صدر اور سیرالیون کے ایک نائب صدر کے کلمات تحسین پڑھ کر سنائے۔

صد سالہ جوبلی فنڈ:

حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے بارے میں فرمایا جب یہ تحریک شروع کی گئی تھی تو ۲/۱ ۲ کروڑ روپیہ کا فنڈ پیشِ نظر تھا۔ لیکن اب تک دس کروڑ روپیہ کے وعدے آچکے ہیں۔ حضور نے فرمایا، میں نہیں سمجھتا کیا بات ہے۔ یہ جماعت کے مزاج کے بالکل خلاف ہے کہ اب تک بمشکل نصف کے قریب ادائیگی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے نظام کی طرف سے توجہ دلانے میں سُستی ہے۔ حضور نے فرمایا، صرف اس سال بیرونی ممالک سے چندہ عام، حصیت وغیرہ جملہ مدات میں دس کروڑ روپیہ ادا کئے گئے ہیں اور یہ رقم گذشتہ سال کی نسبت دگنی ہے۔ غالباً اُمراء اور سیکرٹری انچارج صاحبان یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ایک چندہ پر زیادہ زور دیا تو باقی چندے نہ رہ جائیں۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔ امراء اور سیکرٹری انچارج صاحبان کو بار بار توجہ دلانی چاہیئے اور احباب کو چاہیئے کہ اپنے وعدوں کی جلد از جلد ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ حضور نے فرمایا میں نے جب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تو جماعت نے اتنی شدت سے اس پر توجہ دی کہ عورتوں نے اپنے زیور بیچ دیئے۔ حضور نے ایک احمدی خاتون کی ذہانت کا واقعہ سُنایا۔ حضور نے فرمایا یہ واقعہ احمدیت سے باہر کہیں ہو ہی نہیں سکتا کہ شیخوپورہ کی ایک عورت کو سفر کے دوران ڈاکوؤں نے روک کر زیور لوٹ لئے۔ اس خاتون نے عقلمندی سے تھوڑے سے زیور بچا لئے۔ مگر بڑی مالیت کے زیور ڈاکو لے گئے۔ گھر آکر اس نے سوچا کہ میرے باقی کے زیورات کی واپسی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ یہ جو زیورات بچے ہیں یہ میں اللہ کی راہ میں دے دوں۔ چنانچہ اس نے بچے ہوئے زیورات صد سالہ جوبلی فنڈ میں دے دیئے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ڈاکو پکڑے گئے اور سارا زیور برآمد ہو گیا۔

حضور نے فرمایا یہ ہے جماعت احمدیہ کی شان، یہ ہے وہ خدا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہے اور جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں کا خدا ہے۔ اس لئے کبھی غم نہ کریں۔ اُس کے فضلوں کا سایہ جماعت احمدیہ پر ہمیشہ رہے گا۔ (آگے دیکھئے صفحہ ۵ پر)

بیوت الحمد

"بیوت الحمد" کا منصوبہ ہے تحریکِ ربانی ۔ مُحرّک جس کا ہے وہ شہسوارِ راہِ عرفانی
غلامِ رحمۃٌ للعالمینؐ ہمدردِ غرباء ہے ۔ ہے انوارِ خلافت سے دمکتی جس کی پیشانی
دُکھی انسانیت کا درد جس کے دل میں پنہاں ہے ۔ یہی جذبہ ہے وجہِ افتخارِ نسلِ انسانی
کیا تھا افتتاح اسپین میں اللہ کے گھر کا ۔ رکھی اسپین میں مسجد کی بنا از فضلِ رحمانی
کیا ساماں مہیا دینِ برحق کی اشاعت کا ۔ بہت بالا ہے اس کے طائرِ ہمت کی جولانی
اساسِ انقلابِ نو رکھی فضلِ الٰہی سے ۔ کہ جس سے دُور ہو گی بزمِ امکاں کی پریشانی
مٹے گا مشرق و مغرب کا فرقِ ناروا یکسر ۔ ہر اک جا آفتابِ حق کی ہو گی جلوہ افشانی
ہے موڑا ابلقِ ایام کا رُخ جانبِ کعبہ ۔ کہ تا ہو آشتی و صلح کی ہر سُو فراوانی
مٹے گا فتنۂ دجالیت کا طنطنہ یکسر ۔ بساطِ ارض پر ہو رحمتِ عالمؐ کی سلطانی
زمیں ساری بنے گی ابنِ آدم کے لئے جنت ۔ جہاں ہو زندگی کی ہر سہولت کی فراوانی
ہر اک کا ہو مکاں اور پیٹ بھرنے کیلئے روٹی ۔ بدن کے ڈھانپنے کو پائے گا کپڑے با آسانی

خدا کے فضلِ بے پایاں کی ہے یہ جلوہ آرائی
کریں ہم کس زباں سے شکرِ نعمت ہائے یزدانی

دیا پیغام اُس مردِ خدا نے اہلِ ایماں کو ۔ ہوئے مسرور و شاداں سُن کے جس کو اہلِ ایمانی
یہ لازم ہے کہ رکھیں دھیان ہم اُن دردمندوں کا ۔ جنہیں غربت کے باعث رہتی ہے ہر دم پریشانی
ہے بہتوں کو نہیں اک جھونپڑی بھی سر چھپانے کو ۔ اگر ہے بھی تو وجہِ غم ہے اس کی تنگ دامانی
اگر ہے خوابگاہ تو چار دیواری ہی غائب ہے ۔ کسی نے پردے کو ہیں تین جانب چادریں تانی
اگر ہوں بارشیں اکثر چھتیں ہی بیٹھ جاتی ہیں ۔ اِدھر ہے جیب بھی خالی مرمت کی اگر ٹھانی
کسی کی چھت ہے بوسیدہ کہ جب بارش ہو اک گھنٹہ ۔ برستا خوب یا دو گھنٹوں تک اس چھت سے ہے پانی

کرے فریاد کس سے کس کے آگے ہاتھ پھیلائے
سُنا رہتا ہے اس کا قصۂ غم آنکھ کا پانی

وہی جو مونس و غمخوار ہے غربت کے ماروں کا ۔ جسے سونپی ہے حق نے دردمندوں کی نگہبانی
یہ فرمایا کہ "ابنائے سعادت سامنے آئیں ۔ زمانے میں نمایاں کر دیں اپنا جوشِ ایمانی
کریں سو لاکھ گھر تعمیر غرباءِ جماعت کا ۔ بشاشت سے کریں اس راہ میں مالوں کی قربانی
صلائے عام دی کہ "غلبۂ اسلام کی خاطر ۔ بقدرِ ظرف حصہ لیجئے با خندہ پیشانی
خدا کی یاد ہو اور بندگانِ حق کی خدمت ہو ۔ انہیں دو باتوں پر ہے مشتمل اصلِ مسلمانی
زباں اس پیکرِ خلقِ حسیں کی ہے زباں حق کی ۔ ہے اس کا ہم نفس جبریلِ عالی جاہ نورانی
جنابِ میرزا منصور کی رؤیا سے واضح ہے ۔ کہ اس منصوبہ کو حاصل ہیں تائیداتِ ربانی

خلیفۂ وقت کا فرمان سر آنکھوں پہ ہے عاجز
عطیہ دینے والوں کو ملے گا لُطفِ سُبحانی

★ سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ۔

خطبۂ نکاح

اسلام نے شادی کے جو احکام دیئے ہیں اُن کے نتیجے میں جنت ہی جنت ہے

دُنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جو اسلام سے تقریبِ نکاح میں ہی مقابلہ کر لے

اسلام نے جو تعلیم دی ہے اُسی میں امن ہے اس لئے اس جنت کی حفاظت کیجئے!

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ نانندی (فجی)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"قرآن کریم کی یہ آیات

جو خطبہ مسنونہ میں مَیں نے تلاوت کی ہیں۔ یہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کے خطبہ کے وقت تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور قرآن کریم کی مختلف سورتوں سے یہ آیات اکٹھی کی گئی ہیں۔ اور اگر آپ ان کے مضمون پر غور کریں تو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ سارے قرآن کریم میں سے یہ آیات ایسی منتخب کیں جو حیرت انگیز طور پر اس موقع اور محل سے مناسبت رکھتی ہیں۔

نکاح کی CEREMONY (تقریب) سے متعلق جو نصیحت کرنی ہو، اس سے زیادہ کامل، اس سے زیادہ جامع نصیحت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اور زندگی کے ہر حصہ سے جس کا نکاح سے تعلق ہے، اس پر حاوی ہے۔ کوئی ایک چھوٹا سا پہلو بھی ایسا نہیں ہے جسے انسان سوچ سکتا ہو اور ان آیات میں اس کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ اور یہ آیات بھی مختصر سی ہیں۔ ان کی ترتیب حیرت انگیز ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپؐ کی تائید فرماتا تھا۔ آپؐ کی رہنمائی فرماتا تھا۔ اور آپؐ کا کوئی فعل بھی ایسا نہیں جو اپنی ذات سے خود بخود واقع ہوا ہو۔ مثلاً ان آیات میں جن کا مضمون بہت ہی وسیع ہے مَیں بہت مختصر گفتگو کروں گا۔ اس لئے مَیں مثلاً کہہ کر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ کروں گا۔

پہلی آیت

میں مومنوں کو مخاطب ہی نہیں کیا گیا، انسان کو مخاطب کیا گیا ہے۔ فرمایا:۔

"یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ"

حیرت ہوتی ہے کہ نکاح کی CEREMONY ہے، مومنوں سے تعلق رکھتی ہے اور فرمایا ہے اسے بنی نوع انسان یہ کرو۔ یہ اس لئے ہے کہ جو باتیں بیان ہوتی ہیں ان کا ساری دُنیا کے انسانوں سے تعلق ہے اور اس لئے کہ جو باتیں وہاں بیان ہوتی ہیں یعنی نکاح کی CEREMONY کہ کس طرح انسان پیدا ہوا اس میں مومن اور غیر مومن کی تفریق ہی کوئی نہیں۔ اور اس سے قرآن کریم کی عظمت حوصلہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ ساری دُنیا کے نکاحوں کو جائز قرار دے رہا ہے۔ یعنی صرف مومنوں سے نہیں کہتا کہ تمہاری تقریب نکاح جو اسلامی طریق پر ہو رہی ہے صرف وہی نکاح جائز ہے۔ اور باقی جس طرح دوسرے مذاہب اَوروں کے متعلق سمجھتے ہیں کہ وہ جانوروں والی حرکتیں ہیں، ان کا شادی سے تعلق ہی کوئی نہیں، اسلام یہ نہیں کہتا۔

غرض قرآن کریم سارے انسانوں کو نکاح کی CEREMONY میں شامل کرتا ہے۔ ان کا حق تسلیم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جس طریق پر بھی تم شادیاں کرو خدا کے نزدیک جائز ہے۔ لیکن

تقویٰ شرط ہے

اللہ کا خوف شاملِ حال رہنا چاہیئے۔ اور یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ تمہارے ماں باپ ایک تھے اور نسلوں اور رنگوں کے فرق اور مذہبوں کی تفریق، جغرافیائی تفریقیں، یہ سب بعد کی پیداوار ہے۔ اور شادی اس وقت سے شروع ہوئی ہوئی ہے جب کہ انسان ایک ہی تھا۔ تو ایک ہوتے ہوئے تم دوسروں پر فضیلت کس طرح اختیار کر سکتے ہو۔ یہ کس طرح کہہ سکتے ہو کہ مثلاً خاوند کہے کہ میرا خاندان بہت اُونچا ہے اور بیوی کہے میرا خاندان بہت اُونچا ہے۔ اور دونوں جوتیاں لے کر ایک دوسرے پر حملے کریں اور زندگی تلخ کر دیں۔ یا ایک دوسرے کی ماؤں کے "جھاٹے" کھینچیں۔ اور کہیں کہ تم ادنیٰ ہو اور مَیں اعلیٰ ہوں۔ مَیں اعلیٰ ہوں اور تم ادنیٰ ہو۔ یہ فسادوں کی جڑ ہے۔ پس RACIAL (نسلی) اور جغرافیائی مذہبی فضیلتوں کے جو تصورات ہیں یہ ساری چیزیں خدا کے نزدیک جھوٹی اور باطل ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ فرمایا فضیلت اختیار کرنی ہے۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانی ہے تو اتَّقُوْا رَبَّکُمْ

اپنے ربّ کا تقویٰ

اختیار کرو۔ جو خدا سے زیادہ ڈرتا ہے۔ اگر وہ اس بات میں فخر کرے اور کہے دیکھو مَیں تم سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں تو نفرت پیدا نہیں ہوگی۔ اس سے کوئی جھوٹی لڑائی نہیں پیدا ہو سکتی۔ وہ کہے گی نہیں، مَیں زیادہ ڈرتی ہوں تو کہو الحمد للہ پھر تو بہت ہی اچھا ہوا۔ پھر تو تم دونوں کی زندگی جنت بن جائے گی۔ اگر مجھ سے زیادہ تم ڈرنے والی ہو تو پھر مزے ہو گئے۔ تو مقابلہ خدا کے خوف نے کروا دیا۔ اس کے سوا سارے مقابلے ختم کروا دیئے۔ فرمایا یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ تمہیں ایک جان سے پیدا کیا گیا ہے کوئی تمہارے اندر امتیاز نہیں ہے۔

"یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وہی ہے جس کی طرف قرآن شریف بلاتا ہے"
(سراج منیر)

پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰
فون:۔ 21-0441
گرام:۔ "GLOBEXPORT"

صرف تقویٰ سے امتیاز پیدا ہوگا۔ اور پھر

اگلی نصیحت

بنی نوع کی جس کا تعلق سب انسانوں سے مشترک ہے۔ اس میں کسی دین کا کوئی سوال نہیں۔ فرمایا،

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ

کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطے دے دے کر تم اپنے مطالبے حل کرتے ہو کبھی خدا سے مانگتے ہو کبھی غیروں سے خدا کا نام لے لے کر اپنے مقصد حاصل کرتے ہو۔ والارحام ہم تمہیں ڈراتے ہیں رحمی رشتوں کی طرف سے کہ ان کے حق نہ چھوڑ دینا۔ اب کیا ایک عیسائی کے رحمی رشتے نہیں ہوتے یعنی ان کے ماں باپ کی وجہ سے جو خونی تعلق بنتے ہیں ان کو رحمی رشتہ کہتے ہیں۔ کیا یہودیوں کے رحمی رشتے نہیں ہوتے۔ کیا دہریوں کے رحمی رشتے نہیں ہوتے۔ اگر خدا ایھا المؤمنین کہہ دیتا تو وہ سارے اس نصیحت سے نکل جاتے۔ تو فرمایا کہ نہیں تم سارے شامل ہو۔ کیونکہ تم سب انسانیت میں برابر ہو اس لئے تمہارے بھی نکاح ہوں گے۔ تمہارے بھی رحم ہیں۔ تمہیں بھی اللہ تعالیٰ نے تولید کی طاقتیں دی ہیں۔ اس لئے ہم تمہیں ایسی نصیحت کرتے ہیں کہ آج تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہیں مانتے اس لئے نصیحت ہم سے الگ ہو جاتی ہے گی۔ فرمایا ان دونوں باتوں میں انسان کو ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اس کی

عقل اور فطرت کے مطابق

بات ہو رہی ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ قرآن نے نہیں کہا کہ انسان ایک ہی خاندان کی مختلف کڑیاں ہیں اس لئے باہمی محبت ہونی چاہیئے میں نہیں مانوں گا۔ دہریہ بھی ہوگا اس کو بھی ماننا پڑے گا وہ کہے گا ہاں یہ بات قرآن نے ٹھیک کہی ہے۔ مخاطب "ناس" کو کیا ہے۔ مومن کو مخاطب نہیں کیا۔ اور دنیا میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن نے کہا رحم مادر کی حفاظت کرو۔ اس کے رشتوں کی حفاظت کرو۔ اور ایک دوسرے کی قدر کرو۔ کوئی کہے گا کہ میں نہیں مانتا قرآن نے کہا ہے تو ہم نہیں کرتے۔ پھر خودکشی کر لو۔ اپنا نقصان اٹھاؤ گے۔ حیرت انگیز کلام ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انتخاب اور آیات کی ترتیب۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان مضمون ہے کہ اسے دیکھ کر انسانی روح وجد کرنے لگتی ہے اس لئے میں نے ایک ہی مثال دینی تھی۔ اب میں اگلی آیت کو لیتا ہوں۔

پھر فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ۔ یہاں سے

مومن کا مضمون

شروع ہو گیا۔ وہ تو سب انسانوں پر مشترک باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے محمد مصطفےٰؐ کے غلاموں سے تو میں اعلیٰ نمونہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ ان کو یہ نصیحت تھی اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا۔ تم صرف تقویٰ ہی اختیار نہ کرو اور سچ ہی نہ بولا کرو بلکہ سچ اس طریق پر بولا کرو کہ اس میں سادگی اور صفائی ہو۔ بعض سچ بھی چالبازی سے بولے جا سکتے ہیں۔ اور سچ بولتے ہوئے بھی چیزیں چھپائی جا سکتی ہیں۔ فرمایا شادی کے رشتوں میں اگر تم نے سچ بولتے ہوئے بھی اصل باتوں کو مخفی رکھ لیا اور کچھ باتوں کو چھپا لیا تو تمہارے لئے نقصان کا موجب بنیں گی۔ مثلاً ایک لڑکی ہے اس کے اندر کوئی بیماری ہے اور لڑکے سے چھپایا جا رہا ہے یا لڑکے میں کوئی گندی عادت ہے اور نہیں بتائی جاتی۔ جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ پتہ تو لگنا ہی لگنا ہے تو کہتے ہیں ہم نے تو کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ تم پوچھتے تو ہم بتا دیتے۔ تم نے تو پوچھا ہی نہیں کہ اس کو مرگی تھی یا نہیں۔ تم نے یہ پوچھا ہی نہیں کہ یہ شرابی ہے یا نہیں۔ قرآن کہتا ہے دنیا پر تو یہ جاہلانہ باتیں بے شک سج جائیں لیکن رسول اللہؐ کے غلاموں پر نہیں سجتیں۔ تمہیں سچ بھی بولنا پڑے گا اور قولِ سدید بھی اختیار کرنا پڑے گا۔ قولِ سدید سچ کی ایک اگلی منزل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کھول کر ہر بات بتانی چاہیئے۔ یہ نہیں کہنا کہ لڑکا بہت کھاتا پیتا ہے، اس لئے ٹھیک ہے۔ اگر وہ کھاتا پیتا نہیں ہے ورتم کہہ دو کھاتا پیتا ہے تو لڑکی غلط تصور لے کر آئے گی۔ اور آخر اس کو پتہ لگے گا۔ تو یہ دھوکے ہوتے ہیں۔

قولِ سدید کو چھوڑنے سے

اکثر شادیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ آپ جائزہ لے کر دیکھ لیں شادیوں میں نقصان اس وجہ سے ہوتا ہے کہ فریقین یعنی دونوں خاندانوں کے لوگ، اس نصیحت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو فرمایا ہم چونکہ اعلیٰ اور مکمل نصیحت کرنے والے ہیں اس لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کے لئے خاص ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک وعدہ بھی کر دیا۔ ہمارے حق کی بات کی۔ ہمارے فائدے کی بات سمجھائی۔ اور ساتھ انعام بھی شروع کر دیا۔ یہ ایک عجیب کتاب ہے۔ اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے کے بعد ہم سے نعمتوں کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اب ہم اپنے مطلب کی بات بھی کریں تو خدا کے ساتھ تو انعام ملے گا۔ فرماتا ہے کہ یہ ہے تو تمہارے مطلب کی بات لیکن چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کر رہے ہو اس لئے ہم نے انعام دینا ہی دینا ہے۔ فرمایا یصلح لکم اعمالکم۔ اب اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ تمہاری جو پچھلی غلطیاں تھیں اگر تم قولِ سدید اختیار کرو گے تو تمہاری اصلاح شروع ہو جائے گی۔ اور قولِ سدید سے خود بخود اصلاح ہوتی ہے۔ یہ ایک فطرتی امر ہے۔ یہ ایسا پھل ہے جو لگنا ہی لگنا ہے۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ جس شخص کو

قولِ سدید کی عادت

پڑ جائے، اپنی کمزوریاں دوسرے کو دکھانی پڑتی ہیں۔ کمزوریاں دکھاتا ہے تو شرمندگی بھی محسوس کرتا ہے۔ ان کو دور کرنے کے لئے کوشش بھی کرتا ہے۔ آپس میں سمجھوتے سے دونوں میاں بیوی پہلے سے جانتے ہوں گے کہ کون کون سی کمزوری ہے وہ تعاون کرتے ہیں۔ اور کمزوریاں دور ہونے لگ جاتی ہیں۔ مگر اللہ فرماتا ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔ یصلح لکم اعمالکم۔ تم چاہو بھی تو نہیں کر سکتے۔ تمہارے اندر طاقت نہیں ہے۔ ہم دور کریں پھر تمہاری کمزوریاں! اللہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ کمزوریاں دور کرے گا۔ کتنا

عظیم الشان احسان

ہے خدا تعالیٰ کا۔ اس کو انعام کہتے ہیں۔ پھر فرمایا، تم کہو گے ہم نے بات مانی ہے اور کچھ دو۔ تو ہم تمہیں اور بھی کچھ دیتے ہیں۔ یغفر لکم ذنوبکم۔ تمہارے گذشتہ گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اس سے بہتر سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اپنی مرضی کی چیز اختیار کی۔ ساتھ کمزوریاں دور کروانے کا وعدہ اللہ سے لے لیا۔ اور ساتھ فرمایا کہ پچھلے گناہ بھی تمہارے معاف ہو جائیں گے۔ کیا اس سے بھی بہتر کوئی قوم شادی میں داخل ہو سکتی ہے۔

یہ ہے اصل شادی

مومن شادی کر رہا ہے۔ چیزیں حاصل کر رہا ہے۔ کام کر رہا ہے اور اللہ اس پر احسان کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کا تو حج ہو گیا شادی کے ساتھ۔ اس کے سارے گناہ بخشے گئے۔ یہ ہے قولِ سدید کا پھل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کا پھل۔ لیکن اللہ تعالیٰ اچانک یاد کرواتا ہے، کہتا ہے یہ نہ سمجھنا کہ میری نعمتیں ختم ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا سارا پھل تمہیں مل گیا۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ کہ ہم تمہیں اطاعت کا مزہ دے رہے ہیں۔ ہم نے محمد مصطفےٰؐ کے انعامات کا ایک نمونہ تمہیں چکھایا ہے۔ جو اللہ اور اس پیارے رسولؐ کی اطاعت کرے گا اس کے لئے لاانتہا نعمتیں ہیں۔ اور کامیابیوں پر کامیابیاں ہیں۔ فوزِ عظیم اسے عطا ہوگی۔ یہ ہے مومن کا نکاح۔ اس کے حال پر یہ آیت چسپاں ہوگی اور اس کے ماضی پر پہلی آیت چسپاں ہوگی۔

مستقبل کے متعلق فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو تم آگے بھیجو گے اس کے بارہ میں پوچھے جاؤ گے۔ بعض اعمال ایسے ہیں جو مستقبل میں تمہاری اولاد پر اثر ڈالیں گے۔ تم سمجھ رہے ہو گے کہ کوئی فرق نہیں پڑتا ہے چھوٹا سا بچہ ہے اس کے سامنے ہم بیہودگیاں کر لیں۔ ظلم کر لیں۔ گالی گلوچ کر لیں کیا فرق پڑتا ہے۔ لیکن اگر مائیں تیز زبان کی ہیں اور اپنے بچوں کے سامنے اپنے خاوندوں کو گالیاں دیتی ہیں تو وہ اس کا لازماً مزہ چکھیں گی۔ ان کی اولاد گندی زبان کی نکلے گی۔ اور وہ ان سے سختیاں کریں گے پھر ان کو دکھ پہنچے گا۔

اگلی نسلوں کے لئے

وہ مصیبتیں ڈال رہے ہوں گے اور قیامت کے دن اس عورت سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کیوں اپنے گھروں کے اندر پاکیزہ ماحول پیدا نہیں کیا۔ کیوں اچھی زبان استعمال نہیں کی۔ تم نے اپنے گھروں کے اندر امن کی بات کیوں نہیں کی۔ تو شادی کے بعد آگے بچے ہوتے ہیں۔ اس لئے قرآن نے مستقبل کی بات کرنی تھی۔ ورنہ یہ مضمون مکمل نہ ہوتا۔ فرمایا مستقبل کے متعلق ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ دو طرح سے تم سے پوچھا جائے گا۔ ایک یہ کہ تمہاری بداعمالیوں کے نتیجہ میں جو گندی اولاد بنے گی اور مستقبل کے انسان کے لئے خطرہ بن جائے گی وہ جہاں جہاں دکھ پیدا کرے گی اس کا گناہ تمہیں ہوگا۔ کیونکہ تمہاری وجہ سے ایسا ہوا ہے اولادیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو احسان کرتی ہیں۔ لوگ

ماں باپ کو دعائیں

دیتے ہیں۔ احسان کوئی اور کر رہا ہے اور فقیر کہتے ہیں تیری ماں پر سلامتی ہو تیرے باپ پر سلامتی ہو۔ کیسا اچھا بچہ پیدا کیا۔ ہم پر احسان کر دیا۔ بھوکے کو روٹی کھلائی۔ دکھ زدہ کا دکھ دور کر دیا۔ کچھ بچے ہوتے ہیں جو اپنے ماں باپ پر لعنتیں ڈلواتے ہیں۔ فرمایا تم ان لعنتوں سے بچ نہیں سکو گے۔ یہ فطرت کا معاملہ ہے۔ اگر تمہارے بچے بدی کرنے والے پیدا ہوئے اور تمہاری وجہ سے ایسا ہوا تو وہ لعنتیں جو آئندہ نسلیں ماں باپ پر ڈالیں گی۔ وہ لازماً تم پر پڑ جائیں گی۔ اور ہم ابھی تمہیں ڈراتے ہیں۔ ابھی بچہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ نکاح کی CEREMONY ہو رہی ہے۔ فرمایا دیکھو کیسی عظیم الشان وارننگ کی کتاب ہے۔ ابھی سے ہم تمہیں ڈرا رہے ہیں۔ خبردار! ایسی حرکت نہ کرنا۔ اور پھر غدٍ سے مراد

قیامت کا دن

بھی ہے۔ مضمون اچانک دوسری طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ فرمایا جو تم آج کر رہے ہو اور سمجھتے ہو نظر سے غائب ہو گیا اور کسی کو پتہ نہیں لگا۔ قیامت کے دن وہ تمہارے سامنے آ جائے گا۔ اگر تم نے ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کئے اور رشتہ کے اندر حسن پیدا نہ کیا، اگر تم نے پیار اور محبت کی وہ جنت پیدا نہ کی جس مقصد کے لئے شادی کی جاتی ہے تو فرمایا، ایک تو آنے والی نسلیں لعنت ڈالیں گی۔ اور دوسرے قیامت کے دن خدا تم سے پوچھے گا اور مواخذہ کرے گا۔ تم آزاد نہیں ہو۔ تم خدا کے بندے ہو۔ اس کے غلام ہو۔ اس کو جواب دہ ہو۔

پس اگر ایک پہلو سے بات کھولی جائے تو اول سے لے کر آخر تک یہ مضمون مکمل ہوتا چلا جاتا ہے۔ گویا

ایک کہانی

ہے جو مسلسل چل رہی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف سورتوں سے مختلف وقتوں میں نازل ہونے والی آیات کو اکٹھا کیا ہے۔ اور آگے پیچھے رکھ کر ان کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ کیا دنیا میں کوئی مذہب ہے جو اسلام سے تقریب نکاح ہی کا مقابلہ کر لے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی مذہب قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ ڈھول ڈھمکے شروع کر دیتے ہیں۔ شہنائیاں بجاتے ہیں۔ تماشے کرتے ہیں۔ ہنسی کرتے ہیں۔ جہالت کی باتیں ہیں اور اس کے نتیجہ میں بیچارے نقصان ہی نقصان اٹھاتے ہیں۔ کچھ قرضے لے کر پھلجھڑیوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔ یہ پیسے کو آگ لگانا ہی تو ہے۔ کچھ دکھاوے کی خاطر دیگیں چڑھا دیتے ہیں۔ اور بعد میں جب قرض دینے والا آتا ہے تو پتہ لگتا ہے کہ جائیداد بیچنی پڑے گی۔ اور اس طرح ساری عمر کی کمائی ہاتھ سے گئی۔ شادی کیا ہوئی ایک لعنت بن گئی۔ اور اپنے پیچھے مصیبت ہی مصیبت چھوڑ گئی۔ لیکن اسلام نے شادی بیاہ کو بڑی سادگی سے منانے کی تعلیم دی ہے اور ایسے ایسے احکام دیئے ہیں کہ ان کے نتیجہ میں جنت ہی جنت ہے۔ اس لئے اس جنت کی حفاظت کیجئے۔ اسلام نے جو تعلیم دی ہے اسی میں امن ہے۔ جس کو اس دنیا میں جنت نہیں ملتی یہ اس کا وہم ہے کہ آخرت میں اس کو جنت مل جائے گی۔ یہ اس کا پاگل پن ہے۔ کیونکہ قرآن کریم دو جنتیں پیش کر رہا ہے۔ آپ

سورۃ رحمٰن

کو پڑھ کر دیکھیں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت میں داخل ہوتے ہیں تو آپ کی زندگی تسکین۔ امن اور پیار میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور یہی وہ جنت ہے جو اس دنیا میں ساتھ کے ساتھ ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ پس جس آدمی کو یہ یقین ہو جائے کہ یہاں جنت مل گیا اس کو قیامت کے دن ملنا ہی ملنا ہے۔ جو یہاں محروم ہے وہ وہاں بھی محروم رہے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ یونہی غلط فہمی میں نہ رہ جانا۔ ہم تمہیں ابھی سے بتا دیتے ہیں۔ اگر یہاں اندھے رہے۔ یہاں قرآن کے نور کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو نہ دیکھ سکے اور خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ کر سکے تو وہاں بھی اندھے ہی اٹھو گے جن کو یہاں جنت نہیں ملی ان کو وہاں بھی جنت نہیں ملے گی۔ اس لئے قرآن کریم کے احکام کی قدر کریں۔ اور وہ جنت اس دنیا میں اپنے لئے پیدا کریں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ آپ اس یقین کے ساتھ مریں گے کہ وہ خدا جس نے اس دنیا میں اتنا احسان کا سلوک فرمایا ہے مرنے کے بعد بھی احسان کا سلوک کرے گا۔

اب میں

نکاح کا اعلان

کرتا ہوں۔ یہ ہماری عزیزہ بچی رخسانہ خانم کا ہے جو ان کے تلفظ کے لحاظ سے رخشانہ کہلاتی ہیں۔ کیونکہ یہاں س کو ش میں بدل دیتے ہیں۔ انہوں نے پورا نام نہیں لکھا۔ میں نے پوچھا تھا تمہارا پورا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا رخشانہ خانم خان۔ یعنی خان جو ہے وہ باپ کا اور خانم اپنا۔ اور یہ بڑا پیارا نام لگا۔ میری بچیاں اس نام کو یاد کر کے بہت خوش ہوتی ہیں۔ اور پتہ نہیں کتنے سال تک انہوں نے واپس پاکستان جا کر باتیں کرنی ہیں کہ ہم ایک بچی سے ملے اور وہ تھی "رخشانہ خانم خان" تو اس بچی کا نکاح میں پڑھنے لگا ہوں۔ مجھے بڑی خوشی ہے بڑی سعید فطرت بچی ہے۔ ان کے والد بھی بے حد مخلص اور فدائی ہیں۔ اور یہ دونوں میاں بیوی ہماری بے حد خدمت کر رہے ہیں۔ ہم ان کے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور دوسرا خاندان بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مخلص خاندان ہے۔ نعمت اللہ خان صاحب جن کے بیٹے کے ساتھ یہ نکاح ہو رہا ہے وہ بھی بڑے مخلص احمدی ہیں۔ بچے کی والدہ اور بہنیں بھی ہر وقت ہمیں آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ویسے بھی معلوم ہوتا ہے ان کے دل میں بڑی شرافت اور پیار ہے۔

میری دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے جوڑنے ایسے بچے پیدا کرے جو دونوں خاندانوں کی خوبیاں جمع کر لیں۔ اور MULTIPLY کریں۔ خوبیوں کے لحاظ سے اور جو ان کی کمزوریاں ہیں (ہر انسان میں ہوتی ہیں) وہ پیچھے رہ جائیں۔ کیونکہ جب خوبیاں MULTIPLY کریں گی تو کمزوریوں کی جگہ ہی باقی نہیں رہے گی۔ وہ کہاں سے آ جائیں گی۔ ہر انسان کی اپنی ایک CAPACITY ہوتی ہے۔ خواہ وہ اسے خوبیوں سے بھر لے خواہ اسے برائیوں سے بھر لے۔ تو علاج یہ ہے کہ خوبیاں MULTIPLY کروالو اللہ سے دعا کر کے تاکہ بدیوں کو اندر داخل ہونے کی جگہ ہی نہ رہے۔ وہ باہر بیٹھی رہ جائیں۔ اس طرح ہماری نسلیں پہلے سے بہتر ہوتی چلی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی نہایت ہی خوشگوار بنائے۔"

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا۔ اور پھر احباب سمیت اس رشتہ کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

(منقول از الفضل ۲۴ر نومبر ۱۹۸۳ء)

حضور ایدہ اللہ کا خطاب — صفحہ ۲ سے آگے

آپ وہ جماعت ہیں جس کو کوئی خوف لاحق نہیں ہو سکتا۔ آگے بڑھئے اور خدا کی خاطر قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جایئے۔ خدا کی جماعتیں تو چڑھے ہوئے دریاؤں سے بھی زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔ دریا تو باندھے ہوئے بند توڑ دیتے ہیں۔ اور جو بارش آسمان سے ہو رہی ہو اس کو بھی کبھی زمینی چھتوں نے روکا ہے؟ اور خدا کی رحمت کی جو بارش مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں برس رہی ہو اس کو کون روک سکتا ہے۔ کون ہے جس کی چھت اس میں حائل ہو۔

ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے
ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے
ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے
اس نے نہ پہلے کبھی ہمیں چھوڑا ہے
اور نہ اب کبھی ہمیں چھوڑے گا۔

(الفضل ۱۲ر جنوری ۱۹۸۴ء)

تصحیح

بدر مجریہ ۲۹/۱۲/۸۳ صفحہ ۱۳ پر اعلانات نکاح کے تحت عزیزہ محمودہ تبسم سلمہا بنت مکرم اکبر علی صاحب حیدرآباد کا حق مہر ہوا پانچ ہزار روپے لکھا گیا ہے جبکہ صحیح رقم پانچ ہزار پانچ سو روپے ہے احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

قسط اوّل

اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ـــــ ربوہ

بشکریہ احمد اکیڈمی ربوہ

تحریک احمدیت کے علم کلام کی برتری، حقانیت اور فتح مبین کا دستاویزی ثبوت یہ بھی ہے کہ غیر احمدی علماء نے سلسلہ احمدیہ کے زبردست دلائل، منقولی شواہد اور فیصلہ کن حقائق کے مقابل علمی طور پر عبرتناک شکست کھا جانے کے بعد اپنے ہی مسلّمہ بزرگانِ سلف کی کتابوں میں ردّ و بدل کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان کے جدید ایڈیشنوں میں ترمیم کر کے ان کو اپنے معتقدات کے سانچہ میں ڈھالا جا رہا ہے۔ بعض کتابوں کے متن میں سے صفحوں کے صفحے خارج کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح بعض تراجم میں سے عہدِ اوّل کے بہت سے علماء ربانی اور صوفیائے عظام کے ایسے واقعات و ذموات کو نہایت پُر اسرار طریق سے نکالا جا رہا ہے جو احمدی مناظر قیامِ پاکستان سے قبل سالہا سال تک اپنے مباحثوں میں پیش کیا کرتے تھے۔ اور جن کا ایک معتدبہ حصہ احمدیہ لٹریچر میں محفوظ ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغی تاریخ کا ایک دائمی حصہ بن چکا ہے۔

اس ضمن میں یہاں تک بے باکی اور دیدہ دلیری کا مظاہرہ کیا گیا ہے کہ خود تراشیدہ اور من گھڑت الفاظ یا تصرفات کو بلا تامل اسلام کی گذشتہ بلند پایہ شخصیتوں کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

قدیم اسلامی لٹریچر میں ترمیم و تنسیخ اور حذف و اضافہ کا یہ منصوبہ وسیع پیمانے پر منصّۂ شہود پر آچکا ہے۔ اور اس کا دائرہ نثر اور نظم دونوں پر حاوی ہے۔ اور مواعظ و خطبات، سیرۃ و سوانح و تصوف، عقائد اور کلام و حدیث کی کتابوں تک ہی نہیں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر تک جا پہنچا ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق مندرجہ ذیل کتابیں قطعی طور پر ردّ و بدل کی اس سازش کا شکار ہو چکی ہیں:۔

١۔ مجموعہ خطب (مؤلفہ مولانا محمد مسلم صاحب مرحوم)
٢۔ معراج نامہ (مولوی قادریار صاحب مرحوم)
٣۔ تذکرۃ الاولیاء (تصنیف حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)
٤۔ اربعین فی احوال المہدیین (مؤلفہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ)
٥۔ تعطیر الانام (مؤلفہ حضرت شیخ عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ علیہ)
٦۔ شمائل ترمذی (از حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ)
٧۔ صحیح مسلم شریف (حضرت امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ)
٨۔ تفسیر مجمع البیان (حضرت الشیخ فضل ابن الحسن الطبری رحمۃ اللہ علیہ)
٩۔ تفسیر الصافی (حضرت محمد بن مرتضیٰ الفیض الکاشانی رح)
١٠۔ ترجمہ قرآن کریم (از حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

مجموعۂ خطب:

اُنیسویں صدی کے مُسلم پنجاب میں اہلسنت والجماعت کے ایک مشہور عالم و خطیب مولانا محمد مسلم (ولادت ١٨٠٥ء وفات ١٨٨٠ء) گزرے ہیں جن کو جامع البرکات والکمالات کا خطاب دیا جاتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب "گلزارِ آدم" "گلزار موسیٰ" "گلزار سکندری" "گلزار محمدی" "تاثیر الصلوٰۃ" اور "تقویۃ الاسلام" وغیرہ پنجابی کتابوں کے مؤلف تھے[1] آپ کا لکھا ہوا مجموعۂ خطب بہت مقبول ہے جس کے مواعظ اور اشعار شہروں اور دیہات میں منبروں پر مدّتوں تک گونجتے اور بڑے شوق اور ذوق سے سنائے جاتے رہے ہیں۔ آپ کے مجموعہ خطب میں ایک شعر یہ درج تھا ؎

اسمٰعیلؑ اسحٰقؑ نہ رہیا موسیٰؑ عیسیٰؑ نالے
ہور الیاسؑ داؤدؑ پیغمبر پیتے اجل پیالے

(مجموعۂ خطب صفحہ ١٤١ سنہ ١٣١٩ھ ١٩٠٢ء مطبع مفید عام لاہور)

یعنی حضرت اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ نیز موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بھی نہ رہے اسی طرح الیاسؑ اور داؤدؑ پیغمبر نے بھی موت کے پیالے پی لئے۔

پہلے مصرعہ سے چونکہ وفات حضرت عیسیٰؑ کے احمدیہ نظریہ کی صریح تائید ہوتی ہے اور صاف طور پر کھل جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی آج اہل سنت والجماعت کے قدیم عقائد پر گامزن ہے اس لئے اس رسالہ کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا گیا ہے جس میں مندرجہ بالا شعر کو بدل کر یہ الفاظ لکھ دیئے گئے ہیں ؎

اسمٰعیلؑ اسحٰقؑ نہ رہیا ہارونؑ موسیٰؑ نالے
لُوطؑ اتے داؤدؑ پیغمبر پیتے اجل پیالے

(مجموعۂ خطب پنجابی" صفحہ ١٢ ناشر سراج الدین اینڈ سنز تاجرانِ کتب کشمیری بازار لاہور)

معراج نامہ:

زبان اردو میں معراج نامہ کے نام سے صوفی اسلام اللہ اکبر آبادی، شفیق اورنگ آبادی، نوازش علی خان شیدا، محمد باقر آگاہ، تصوف حسین واصف، اکبر آبادی اور دوسرے اربابِ سخن نے متعدد رسالے شائع کئے۔ مگر پنجاب میں جو پنجابی اور منظوم معراج نامہ مقبولِ خاص و عام ہوا وہ مولوی قادر بخش صاحب المتخلص قادریار مرحوم (ولادت ١٨٠٢ء وفات ١٨٩٢ء) کا تھا[2] اس معراج نامہ کے تمام نسخوں میں یہ شعر آج تک موجود ہے ؎

چپ محمدؐ حرف نہ کیتا ستانال غمی دے
دھانا روح جنابے خوابوں بُت مکان زمین تے

دوسرے مصرعہ میں معراج کی اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے کہ اس اعجازی واقعہ کے دوران آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوحِ اقدس خواب میں اپنے خدا تک پہنچی تھی۔ مگر جسدِ اطہر زمین پر ہی رہا تھا۔ اس مصرعہ سے چونکہ معراج روحانی پر مہرِ تصدیق ثبت ہوتی تھی، اس لئے معراج نامہ کے جدید ایڈیشن تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ اور اس کی بجائے مصرعہ ثانی یہ لکھ دیا گیا ہے ؎

دھاناں رُوح جنابے خوابوں بُت سمیت چلیندے

(معراج نامہ مطبوعہ شیخ برکت علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح جنابِ الٰہی میں ایسی صُورت میں حاضر ہوئی کہ آپ اپنے بُت (یعنی جسمِ خاکی) سمیت چل کر گئے۔

تذکرۃ الاولیاء:

دُنیائے اسلام کے ممتاز صوفی اور نامور عارف حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٦١٩ ہجری ١٢٢١ء) بہت سی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ جن میں تذکرۃ الاولیاء کو شہرتِ دوام حاصل ہوئی ہے۔ یہ تعداد کثیر التعداد اولیاء و صوفیاء کے ایمان پرور حالات و شمائل کا مأخذ اور تصوّفِ اسلامی کا نچوڑ تسلیم کی جاتی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے جس کا پہلا مستند اور بامحاورہ اُردو ترجمہ جناب عطاء الرحمٰن صاحب صدیقی دہلوی کا رہینِ منت ہے۔ جو ملک چنن دین صاحب نقشبندی مجددی تاجر کتب منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور نے اپریل ١٩٢٥ء میں بصرفِ کثیر زر نہایت صحت سے چھپوایا تھا۔ اس کتاب میں سلسلہ احمدیہ کے علمِ کلام کی تائید یا اس پر اعتراضات کے جواب میں بہت سے حوالے ملتے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ سلسلہ احمدیہ کی کتب کے علاوہ جماعت کے مشہور مناظر خالدِ احمدیت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادمؓ کی "احمدیہ پاکٹ بُک" میں بھی موجود ہے۔ احمدیہ لٹریچر یا مناظرات میں "تذکرۃ الاولیاء" سے منقول جن بزرگوں کے اقوال و واقعات سے استنباط کیا جاتا رہا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں:۔

[1] پنجابی شاعروں کا تذکرہ (پنجابی) مؤلفہ میاں مولا بخش کشتہ امرتسری صفحہ ١٨٢ مطبوعہ ٹمپل روڈ لاہور۔

[2] ماچھیکے متصل ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں آپ کی قبر ہے ("پنجابی شاعروں کا تذکرہ" پنجابی صفحہ ١٦٣)

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
بشکریہ: روشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیولن ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ٧٥٦١٠٠ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔
فون نمبر:- 294

حضرت امام جعفر صادقؒ (المتوفی سنہ ۱۴۸ھ / ۷۶۵ء)،
حضرت حسن بصریؒ (المتوفی سنہ ۱۱۰ھ / ۷۲۶ء)،
حضرت بایزید بسطامیؒ (المتوفی قریباً سنہ ۲۶۱ھ / ۸۷۵ء)
حضرت سری سقطیؒ (المتوفی سنہ ۲۵۳ھ / ۸۶۷ء) -
حضرت سفیان ثوریؒ (المتوفی سنہ ۲۰۵ھ / ۸۲۱ء)،
حضرت امام ابوحنیفہؒ (المتوفی سنہ ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء)،
حضرت یحییٰ معاذ الرازیؒ (المتوفی سنہ ۲۵۷ھ / ۸۷۱ء)،
حضرت شبلیؒ (المتوفی سنہ ۳۳۴ھ / ۹۴۶ء)،
حضرت ابوالحسن النوریؒ (المتوفی سنہ ۲۹۸ھ / ۹۱۰ء)،
حضرت محمد بن علی الحکیم الترمذیؒ (المتوفی سنہ ۲۵۵ھ / ۸۶۹ء)،
حضرت ابوبکر واسطیؒ (المتوفی سنہ ۳۰۸ھ / ۹۲۱ء)،
حضرت رابعہ العدویؒ (المتوفاۃ سنہ ۱۸۵ھ / ۸۰۱ء)،
حضرت ابوالفضل حسن سرخسیؒ و حضرت ابوالحسن خرقانیؒ (المتوفی سنہ ۳۷۶ھ / ۹۸۶ء)،
حضرت جنید بغدادیؒ (المتوفی سنہ ۲۹۸ھ / ۹۱۱ء)،
حضرت حسین منصورؒ (المتوفی سنہ ۳۰۹ھ / ۹۲۲ء)،
حضرت ابوالقاسم نصرآبادیؒ (المتوفی سنہ ۳۷۲ھ / ۹۸۳ء)

مندرجہ بالا بزرگوں کے واقعات و اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ :-

(۱) - الہام مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی علامت ہے -

(۲) - خاکساری و فروتنی، بزرگی و ولایت کا لازمی وصف ہے ع

تذلّل ہے رہِ درگاہِ باری

(۳) - عالمِ کشف و رؤیا میں بعض ایسے نظارے بھی اولیاء اللہ کو دکھائے جاتے ہیں جو اگر مادی دنیا میں رونما ہوں تو خلافِ شریعت قرار دیئے جائیں -

(۴) - اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں پیدا ہونے والے پہلے بزرگوں کو بڑے بڑے مقامات سے نوازا گیا اور اُنہوں نے اپنی شان کے متعلق دعاوی کئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ روحانی کی برکت کا کرشمہ ہے -

(۵) - بعض اوقات خواب میں دکھائی دینے والی بعض چیزیں خارج میں مادی صورت بھی اختیار کر لیتی ہیں - جیسا کہ اولیائے اُمّت کے روحانی تجربوں اور مشاہدوں سے ثابت ہے -

(۶) - علماءِ ظواہر نے اپنی بے بصیرتی کی وجہ سے ہمیشہ ہی بزرگانِ اُمّت پر ان کے زمانہ میں کفر کے فتوے عائد کئے -

(۷) - 'خاتم الاولیاء' کے معنی ولیوں کے سردار اور 'خاتم الانبیاء' کے معنی نبیوں کے سردار کے ہیں -

(۸) - 'حیض' کا استعارہ گزشتہ صوفیوں اور بزرگوں کے ہاں زیرِ استعمال رہا ہے لہذا اس کا مذاق اُڑانا دنیائے تصوف کے رموزِ اسرار سے قطعی ناواقفی کی دلیل ہے -

(۹) - بعض کرامات جن کی بناء پر حضرت بانی جماعتِ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے اُن کے نمونے ہمیں پہلے اولیاء کی زندگی میں بھی ملتے ہیں -

(۱۰) - کسی شخص یا مقبرہ کے بہشتی قرار دیئے جانے کا انکشاف پہلے بزرگوں پر بھی ہوتا رہا ہے -

(۱۱) - بعض مقامات کی زیارت گذشتہ بزرگوں کے اقوال کے مطابق نفلی حج کا رنگ رکھتی ہے -

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جب کتابوں اور مناظروں کے ذریعہ عام مسلمان پبلک کے سامنے یہ تحریرات پیش کی گئیں اور ثابت کر دیا گیا کہ احمدیت کسی نئے مسلک یا مکتبِ فکر کا نام نہیں - اور حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ اسی مقدس قافلہ کے ممتاز فرد ہیں جس میں تیرہ سو سالہ بزرگانِ اُمّت شامل ہیں تو مخالف علماء حیران رہ گئے - اور ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ وہ "تذکرۃ الاولیاء" کا ایک ایسا ترجمہ عوام کو دیں جو احمدیوں کے پیش کردہ حوالوں سے معرّا اور خالی ہو - جس پر "علامہ عبدالرحمٰن صاحب شوق" امرتسری نے خالص اسی نقطۂ نگاہ سے قلم اُٹھایا اور ایک اور ترجمہ کیا جس کا ایک ایڈیشن ملک سراج الدین اینڈ سنز تاجرانِ کتب کشمیری بازار لاہور نے ۱۹۵۶ء میں سپردِ اشاعت کیا - علامہ عبدالرحمٰن صاحب شوق نے اس ایڈیشن میں احمدیت کی مخالفت کے جوش میں ۱۹۲۵ء کے مستند اور بامحاورہ اُردو ترجمہ کے مندرجہ ذیل مقامات پر خطِ تنسیخ کھینچ کر ان کو اپنے ترجمہ سے یکسر خارج کر دیا - حالانکہ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۹ء مطبع محمدی لاہور میں یہ سب حوالے موجود ہیں[۱] - حذف شدہ فرمودات ذیل میں ملاحظہ فرمایئے - اور پھر سنجیدگی اور ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے لے کر آج تک کے تمام معترض علماء ظواہر اگر اُن پاک نہاد اور خدا نما بزرگوں کے زمانہ میں ہوتے جن کے ارشادات کو احمدیت کی مخالفت کے باعث حذف کیا جا رہا ہے - تو کیا وہ اسلام کی ان مایہ ناز ہستیوں کو بھی غیر مسلم اور کافر قرار نہ دیتے - ؟؟

۱ - "منقول ہے کہ کسی آدمی سے آپ[۲] نے پوچھا کہاں جاتے ہو - کہا حج کو - پوچھا کچھ پاس ہے؟ کہا دو سو درم - فرمایا یہ مجھے دو کیونکہ میں عیالدار ہوں اور سات بار میرے گرد پھر کر واپس چلا جا - تیرا حج یہی ہے - اس نے ویسا ہی کیا - اور واپس چلا گیا[۳]"

۲ - منقول ہے کہ ایک روز آپ[۴] اصحاب سمیت کسی کوچہ میں سے جا رہے تھے - سامنے سے کُتا آیا تو آپ نے اُسے رستہ دیا - یہ دیکھ کر ایک مُرید کے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو معزز بنایا ہے اور آپ اس وقت سُلطان العارفین ہیں پھر آپ اپنے اور سارے صادق مُریدوں پر کُتے کو ترجیح دیتے ہیں - آپ نے فرمایا اے عزیز ! کُتے نے زبانِ حال سے بایزید کو کہا تھا کہ ازل میں مجھ سے کونسا ایسا قصور ہُوا جس کے عوض مجھے کُتا بنایا گیا اور تُو نے کونسا نیک کام کیا جس کے عوض تجھے سُلطان العارفین بنایا گیا یہ خیال آتے ہی مَیں نے راستہ دے دیا"[۱]

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۳) "فرمایا[۲] کہ مجذوب کی کئی ایک منازل ہیں چنانچہ بعض کو نبوّت کا تیسرا حصہ ملتا ہے - اور وہ خاتم الاولیاء اور تمام اولیاء کا سردار ہوتا ہے - جیسا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیاء اور تمام انبیاء کے سردار تھے - اور نبوّت آنحضرتؐ پر ختم تھی[۳]"

(اُردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۴۲۲ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۴) "جس طرح[۴] عورتوں کو حیض آتا ہے اسی طرح مُریدوں کے لئے راہِ ہدایت میں حیض ہے - مُرید کی راہ کا حیض گفتگو سے آتا ہے - بعض ایسے ہوتے ہیں جو ناپاک حالت میں رہتے ہیں - کبھی پاک ہی نہیں ہوتے - اور بعض ایسے ہیں جن کو یہ حیض لاحق ہی نہیں ہوتا - وہ ساری عُمر پاک رہتے ہیں[۵]"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۴۷۷ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۵) "جب سے مَیں نے اپنی[۶] والدہ کے شکم میں جنبش کی اُس وقت سے لیکر اب تک کے سارے واقعات جو پیش آئیں گے بے کم و کاست بیان کر سکتا ہُوں[۷]"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۱۹ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۶) "مَیں[۸] ماسوائے اللہ سے زائد ہو گیا پھر جب مَیں نے اپنے آپ کو بُلایا تو حق تعالیٰ سے آواز آئی - مَیں نے خیال کیا کہ اَب مَیں خلقت سے آگے بڑھ گیا ہوں - مَیں لبیک اللّٰھم لبیک کہتے ہوئے محرم ہو گیا - پھر حج کرنے لگا اور وحدانیت میں جب طواف کرنے لگا تو بیت المعمور نے میری زیارت کی - کعبہ نے میری تسبیح پڑھی - ملائکہ نے میری تعریف کی - پھر ایک نور نمودار ہُوا جس میں حق تعالیٰ کا مقام تھا - جب اس مقام میں پہنچا تو میری ملکیت میں کوئی چیز بھی نہ رہی[۱]"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۲۱ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۷) "نیز فرمایا کہ مَیں[۲] بایزید اور اُویس قرنیؒ ایک ہی کفن میں تھے[۳]"

(۸) "نیز فرمایا کہ کبھی تو مَیں[۴] اس کا ابوالحسن ہوں اور کبھی وہ ابوالحسن ہے - یعنی جب مَیں فنا ہوتا ہُوں تو مَیں وہ ہوتا ہُوں[۵]"

(ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۲۷ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۹) "نیز فرمایا کہ ایک روز اللہ تعالیٰ سے آواز آئی کہ جو شخص تیری[۶] مسجد میں داخل ہوگا اس کے گوشت اور پوست پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی - اور جو بندہ تیری مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے گا خواہ تیری زندگی میں خواہ تیری زندگی کے بعد وہ قیامت کے دن عابدوں میں اُٹھے گا[۷]"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۴۹ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۱۰) "مَیں[۸] نے جب اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے میری اصلی حالت دکھائی جائے تو اُس نے دکھا دی - وہ یہ کہ مَیں ایک میلے کچیلے ٹاٹ کی طرح ہُوں - مَیں نے دیکھ کر عرض کی کہ کیا مَیں ایسا ہی ہوں؟ آواز آئی کہ ہاں - پھر مَیں نے پوچھا کہ پھر یہ ارادت، محبّت، شوق اور تضرّع کیا ہے؟ آواز آئی کہ وہ سب کچھ ہماری طرف سے ہے - اور تُو یہی ہے جو دیکھ چکا ہے جب مَیں نے اس کی طرف اس کی

---

[۱] تذکرۃ الاولیاء فارسی (۱۳۰۶ھ) [۲] حضرت ابویزید بسطامیؒ - [۳] تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۹۴ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ -
[۴] مراد حضرت ابویزید بسطامیؒ -

---

[۱] تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۹۶ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ
[۲] حضرت محمد علی حکیم الترمذیؒ -
[۳] تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۲۷۲ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ -
[۴] قول حضرت ابوبکر واسطیؒ
[۵] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۰۹ -
[۶] یعنی حضرت ابوالحسن خرقانیؒ
[۷] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۳۷ -
[۸] قول حضرت ابوالحسن خرقانیؒ -

---

[۱] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۳۹ -
[۲] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ -
[۳] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۴۲
[۴] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ -
[۵] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۴۳
[۶] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ -
[۷] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۶۰
[۸] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ -

ہستی سے دیکھا تو مجھے اپنی ہستی سے نکالا۔ پس اپنے آگے دیکھا تو میں اپنی ہستی سے نکلا۔ اور اپنے اندوہ کے زانو پیچھے آزردہ دل ہو کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا یہ میرا کام نہیں[۱]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۵ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۱۱) "پیغمبر خدا[۲] صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ بعض قبرستان ایسے ہوں گے کہ اُن کے چاروں کونے پکڑ کر اسے بغیر حساب کے بہشت میں ڈال دیں گے ان میں سے ایک بقیع بھی ہے[۳]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۶۱۶ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

مذکورہ ایڈیشن میں علامہ عبدالرحمٰن صاحب شوق نے اگرچہ احمدیہ علم کلام کی مؤید عبارتوں کو اپنی کتاب سے خارج کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ تاہم خوش قسمتی سے بعض حوالے ہنوز اس ایڈیشن میں ایسے بھی رہ گئے جن سے احمدی فائدہ اٹھا سکتے تھے لہٰذا ضرورت پڑی کہ بقیہ تمام حوالے بھی چُن چُن کر نکال باہر کئے جائیں تا آئندہ نسلیں "تذکرۃ الاولیاء" کے مطالعہ کے نتیجہ میں احمدیت سے متاثر نہ ہو جائیں۔ یہ کٹھن فریضہ جناب رئیس احمد صاحب جعفری[۴] نے نہایت خوبی اور کمال محنت و عرقریزی سے انجام دیا۔ چنانچہ انہوں نے "نیا تذکرۃ الاولیاء" لکھا جس کے پہلے حصہ میں اصل "تذکرۃ الاولیاء" کا اپنے مفید مطلب خلاصہ شائع کیا اور حصہ دوم میں برصغیر پاک و ہند کے بعض صوفیاء کے حالات درج کئے۔ اس مصلحت آمیز کارروائی کے نتیجہ میں جو حوالے قارئین کی آنکھوں سے مستقل طور پر اوجھل ہو گئے وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) "نیز فرمایا[۵]: کہ الہام مقبولوں کا وصف ہے اور بغیر الہام کے استدلال کرنا مردودوں کا فعل ہے[۶]۔"

(اردو ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۱ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۲) "منقول ہے کہ ایک روز یہ حدیث پڑھی گئی "اٰخر من یخرج من النار یتادی لہ ہناد" یعنی اس امت میں سب سے اخیر جو دوزخ سے نکلے گا وہ اسی ہزار سال

۱ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۶۰-۳۶۱
۲ قول حضرت ابو القاسم نصر آبادی۔
۳ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۴۰۶
۴ وفات ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۸ء۔
۵ قول حضرت امام جعفر صادق رح۔
۶ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۱۱

بعد نکلے گا۔ اور جس کا نام ہناد ہوگا۔ یہ سُن کر فرمایا[۱] کاش! وہ ہناد حسن ہی ہوتا[۲]۔" (ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۸ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۳) "منقول ہے کہ حسن بصری رح کا ایک آتش پرست ہمسایہ شمعون نام بیمار ہوا۔ جب اس کی حالت نازک ہو گئی تو کسی نے آکر آپ کو اطلاع دی کہ اپنے ہمسایہ کی خبر تو پوچھیں۔ آپ اس کے پاس آئے دیکھا کہ آگ کے دھوئیں کے مارے سیاہ ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اب تو خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ ساری عمر تو تم نے آگ اور دھوئیں میں بسر کی اب تو اسلام قبول کرو۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ شمعون نے کہا تین باتیں مجھے اسلام سے روکتی ہیں۔ ایک یہ کہ تم دنیا کو بُرا کہتے ہو اور پھر دن رات اس کی تلاش میں رہتے ہو۔ دوسرے یہ کہ موت کو حق سمجھتے ہو پھر اس کے لئے تیاری نہیں کرتے۔ تیسرے یہ کہ دیدارِ حق کے قائل ہو اور پھر زندگی میں ایسے کام کرتے ہو جو سر بسر اس کی رضا کے برخلاف ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ علامت آشناؤں کی ہے۔ پس اگر مومن ایسا کرتے ہیں تو تم کیا کر رہے ہو۔ وہ اس کی یگانگی کے اقراری ہیں اور تم نے آتش پرستی میں عمر بسر کر دی ہے۔ آگ جس کی پرستش تم نے ستر سال کی ہے تمہیں اور مجھے دونوں کو جلا دے گی اور تیرا کچھ لحاظ نہ کرے گی لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آگ کی مجال نہیں کہ میرے بدن کا ایک بال بھی جلا سکے خواہ آزما لو۔ آؤ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالتے ہیں پھر تمہیں آگ کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ کی قدرت معلوم ہو جائے گی۔ یہ کہہ کر دونوں نے آگ میں ہاتھ رکھے۔ آگ نے ذرا بھی اثر نہ کیا۔ جب شمعون نے یہ دیکھا تو حالت بدل گئی۔ دل میں محبت پیدا ہوئی اور حسن رضی اللہ عنہ کو کہا کہ میں ستر سال تو آتش پرستی کرتا رہا اب چند ایک دم باقی ہیں ان میں میں کیا کر سکتا ہوں۔ فرمایا بہتر یہی ہے کہ تو مسلمان ہو جائے۔ کہا اگر آپ اس بات کی نوشت دیدیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب نہیں کرے گا تو میں مسلمان ہو جاتا ہوں۔ آپ نے خط لکھ دیا۔

۱ حضرت حسن بصری رح۔
۲ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۲۱

شمعون نے کہا اس پر عمائدِ بصرہ گواہی کے دستخط کرا دیں۔ جب وہ دستخط ہو گئے تو آپ نے وہ خط شمعون کو دیا۔ شمعون زار زار رویا اور مسلمان ہو گیا اور حسن بصری رح کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے مجھے غسل دیں اور قبر میں دفن کر کے یہ خط میرے ہاتھ میں دیں تا کہ میرے پاس دلیل ہو۔ اسلام لا کر وہ مر گیا۔ آپ نے اس کی وصیت کے مطابق کام کیا۔ چنانچہ خود غسل دیا نمازِ جنازہ پڑھی اور دفن کیا۔ آپ کو اس رات فکر کے مارے نیند نہ آئی۔ ساری رات نماز ادا کرتے رہے اپنے دل میں کہتے تھے کہ میں نے کیا کیا۔ میں تو خود ہی ڈوبا ہوا ہوں دوسرے کو کس طرح بچاؤں گا مجھے اپنے ہی مُلک پر دسترس نہیں تو پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے مُلک کے بارے میں کیونکر نوشت دے دی۔ اسی اندیشے میں آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ شمعون سر پر تاج رکھے اور حلّہ زیبِ تن کئے ہوئے بہشت میں ہنسی خوشی ٹہل رہا ہے۔ پوچھا کیا حالت؟ کہا دیکھ لو پوچھتے کیا ہو۔ مجھے اپنے فضل و کرم سے اس مقام میں جگہ دی۔ اپنا دیدار دکھایا اور جو کچھ فضل و کرم میرے حق میں کیا وہ عبارت میں ادا نہیں ہو سکتا۔ اب آپ بری الذمہ ہیں۔ یہ لو اپنا خط مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جب آپ بیدار ہوئے تو وہی خط ہاتھ میں دیکھا[۱]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۰-۳۱)

(۴) "منقول ہے کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ چودہ سال راستہ طے کر کے کعبے پہنچے۔ آپ[۲] نے یہ ٹھانی تھی کہ اور لوگ تو قدموں چل کر پہنچتے ہیں میں آنکھوں کے بل جاؤں گا پس ہر قدم پر آپ دو رکعت نماز ادا کرتے۔ کرتے کرتے پہنچے تو وہاں پر خانہ کعبہ کو نہ دیکھ کر کہا یہ کیا حادثہ ہے شاید میری بینائی میں خلل آگیا ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ تمہاری بینائی میں فرق نہیں بلکہ کعبہ ایک ضعیفہ کے استقبال کے لئے گیا ہے جو ادھر آ رہی ہے۔ غیرت کے مارے آپ پکار اٹھے کہ وہ کون ہے؟ اتنے میں دیکھا کہ رابعہ بصری رح عصا ٹیکتی ہوئی آ رہی ہیں۔ پھر کعبہ بھی اپنے اصلی مقام پر آگیا[۳]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۷)

۱ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۲۳
۲ حضرت رابعہ العدوی رح۔
۳ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۴۲

(۵) "اگر پیغمبر میں معجزہ ہے تو ولی میں کرامت اور پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی برکت سے" من رد دانقًا من الحرام فقد نال درجة النبوة "جس نے حرام کی ایک دمڑی اس کے مالک کو واپس کر دی اُسے نبوت کا درجہ مل گیا اور فرمایا کہ سچا خواب نبوت کا چالیسواں[۱] حصہ ہے[۲]۔"

(اردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ [illegible])

(۶) "منقول ہے کہ جب آپ[۳] مسجد میں جاتے تو کھڑے روتے رہتے۔ لوگ پوچھتے کیوں؟ فرماتے اپنے تئیں حیض والی عورت کی طرح پاتا ہوں[۴]۔"

(اردو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۸)

(۷) "پوچھا مجاہدوں میں آپ کی کیفیت کیا رہی؟ فرمایا[۵] میں سو سال محراب میں رہا اور اپنے تئیں حیض والی عورت کی طرح جانتا تھا[۶]۔"

(ایضاً صفحہ ۱۵۷)

(۸) "ایک دفعہ خلوت میں آپ[۷] کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا سبحانی ما اعظم شانی میں پاک ہوں میری شان کیا ہی بڑی ہے جب ہوش میں آئے تو مریدوں نے کہا آپ نے یہ کلمہ کہا تھا۔ فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اگر دوسری مرتبہ مجھ سے یہ کلمہ سنو تو مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا پھر ہر ایک مرید کو آپ نے چھری دی۔ جب پھر یہ کلمہ صادر ہوا تو مریدوں نے قتل کا ارادہ کیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ سارا مکان آپ سے پُر ہو گیا ہے۔ مرید چھریوں کا وار کرتے لیکن کارگر نہ ہوتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی پر چھری مار رہے ہیں۔ جب گھڑی بعد وہ صورت چھوٹی اور آپ کا قد و قامت نمودار ہوا جیسے کہ ممولا محراب میں تو ساری حالت مریدوں نے عرض خدمت کی۔ فرمایا بایزید یہ ہے جو تمہارے رُوبرو ہے۔ وہ بایزید نہ تھا[۸]۔" (ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۱ قول حضرت رابعہ العدوی رح۔
۲ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۴۲۔
۳ حضرت ابو یزید بسطامی رح۔
۴ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۹۲۔
۵ قول حضرت بایزید بسطامی رح۔
۶ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۱۱۱۔
۷ حضرت بایزید بسطامی رح۔
۸ تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۹۱

(۹) "کسی نے آپؒ سے پوچھا کہ عرش کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ پوچھا کرسی کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ پوچھا لوح و قلم کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ لوگوں نے کہا کہتے ہیں کہ ابراہیم موسیٰ محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ فرمایا میں ہی ہوں۔ لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے بندے جبرائیل، میکائیل اسرافیل علیہم السلام کے ہیں بھی ہیں؟ فرمایا میں ہوں۔ وہ شخص خاموش ہوگیا تو آپ نے فرمایا جو شخص حق میں محو ہو جاتا ہے تو حق بن جاتا ہے۔ اور جو کچھ ہے حق ہے۔ اگر ایسی صورت میں وہ سب کچھ ہو تو کوئی تعجب نہیں[۲]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۵۹)

(۱۰) "چنانچہ بایزیدؒ کو لوگوں نے کہا قیامت کے دن ساری خلقت محمدی جھنڈے تلے ہوگی تو اس نے کہا کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے زیادہ ہے خلقت میرے جھنڈے تلے کھڑی ہوگی[۳]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۶۳)

(۱۱) "اسی طرح لسوائی اعظم من لسواء محمد و سبحانی ما اعظم شانی۔ یعنی میرا نشان نشانِ محمدی سے بڑا ہے اور میں[۴] پاک ہوں اور میری شان کیا ہی اعلیٰ ہے[۵]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۶۲)

(۱۲) "آپؒ[۶] بصرہ میں بیمار پڑ گئے۔ امیر بصرہ نے آپ کو بلا بھیجا تو آدمیوں نے آپ کو بیمار پایا۔ آپ کو اسہال کی بیماری تھی۔ لیکن عبادت سے ایک دم بھی آرام نہیں لیتے تھے۔ اس رات حساب کیا تو آپ نے ساٹھ مرتبہ اُٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کی۔ لوگوں نے کہا آپ وضو تو نہ کریں۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ جب عزرائیل آئے تو پاک ہوں نہ کہ پلید کیونکہ پلیدی کی حالت میں بارگاہ الٰہی میں نہیں جا سکتا[۱]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۸۱)

(۱۳) "ایک رات خواب میں دیکھا کہ آپؒ[۲] جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں لحد میں سے اکٹھی کر رہے ہیں۔ اور بعض کو پسند کرتے ہیں اور بعض کو نہیں۔ ارسے خوف کے بیدار ہوئے تو ابن سیرین کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آپ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے علم اور آنحضرتؐ کی لغت کو محفوظ رکھنے میں اس درجہ کو پہنچیں گے کہ اس پر متصرف ہوں گے اور ان کی صحت، وسقم میں تمیز کریں گے[۳]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۸)

(۱۴) "منقول ہے کہ ایک مرقع پوش ہوا سے اُترا آپؒ[۴] کے سامنے زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ میں جنید وقت ہوں۔ میں شبلیؒ وقت ہوں۔ میں بایزید وقت ہوں۔ آپ بھی اُٹھ کر رقص کرنے لگے اور فرمانے لگے میں خدا کے وقت ہوں۔ مصطفیٰ وقت ہوں اس کے معنے وہی ہیں جو ہم حسین منصورؒ کے حال میں انا الحق کے معنی بیان کر چکے ہیں کہ وہ محو تھا[۵]۔"

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۱۵)

[۱] حضرت بایزید بسطامیؒ۔
[۲] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۱۱۲۔
[۳] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۱۱۲۔
[۴] حضرت ابو یزید بسطامیؒ۔
[۵] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۱۱۵
[۶] حضرت سفیان ثوریؒ۔

[۱] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۱۱۵
[۲] امام اعظم حضرت ابو حنیفہؒ (نسخہ تذکرۃ الاولیاء میں حضرت امام اعظم کا ذکر ہی قلمزن کر دیا گیا ہے۔
[۳] تذکرۃ الاولیاء، فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۱۳۱۔
[۴] حضرت ابوالحسن خرقانیؒ۔
[۵] تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۳۵
(علاوہ ازیں اس کے ۱۱۸، ۲۱۷، ۳۳۴، ۴۰۶، ۲۷۲ صفحات میں سے بھی بعض واقعات حذف کر دیئے گئے ہیں۔

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں باآسانی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تذکرۃ الاولیاء" کو کس بے دردی سے حذف و تنسیخ کا تختۂ مشق بنایا گیا ہے۔

(باقی)

اخبارِ قادیان

● موخہ ۲۷-۲۸ر جنوری ۱۹۸۴ء کی درمیانی شب مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ اشاعت قادیان کے ہاں دوسری بچی تولد ہوئی ہے۔ بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ولادت سے قبل ہی "راشدہ ناہید" تجویز فرما دیا تھا۔ نومولودہ مکرم منشی محمد عبداللہ صاحب مرحوم کاٹھگڑھ کی پوتی اور مکرم عبدالقدیر صاحب گنائی سیدرواہ کی نواسی ہے۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے بطور شکرانہ مبلغ دس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

● مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری قادیان تشویشناک طور پر بیمار رہیں۔ نیز مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ اور مکرم سید بدرالدین احمد صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اسی طرح مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ بھی نسوانی عوارض کے سبب بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کاملہ کیلئے دُعا کریں۔

● مورخہ ۲۷/۱/۸۴ کو مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش کا ایک بچہ بعمر ۱۹ سال کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گیا۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ عزیز مرحوم دو سال کی عمر میں ہی شدید بخار کے سبب معذور ہو گیا تھا۔ اور چل پھر نہیں سکتا تھا۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود صحت یاب نہ ہو سکا بلکہ رفتہ رفتہ کمزور ہوتا چلا گیا۔ اسی روز بعد نماز عصر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ عزیز مرحوم کو عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور والدین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ــــ مکرم گیانی عبداللطیف صاحب کا ایک اور بچہ بھی بعمر ۱۵ سال معذور ہے۔ احباب سے اس بچہ کی مکمل صحت یابی کے لئے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

جلسہ "یومِ مصلح موعودؓ"

تمام جماعتیں ۲۰ر فروری کو جلسے منعقد کر کے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور اس کی غرض و غایت احباب جماعت پر واضح کریں۔ اور جلسوں کی روئیداد مرتب کر کے نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں تاکہ اخبار بدر میں رپورٹوں کا خلاصہ شائع کرایا جا سکے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

FOR BEAUTIFUL
AND DURABLE
RINGS OF

MADE OF PURE
GOLD AND SILVER
AND
ALL TIPES OF
ORNAMENTS,
IN LATEST DESIGNES

PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN — 143516

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد باشرح چندہ ادا کرے!!
(ناظر بیت المال آمد قادیان)

قسط دوم آخری

ہستی باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی صفتِ کلام کی روشنی میں!

تقریر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

اذ اوحینا الی امک ما یوحیٰ ان اقذ فیہ فی التابوت فاقذ فیہ فی الیم فلیلقہ الیم بالساحل یاخذہ عدو لی و عدو لہ والقیت علیک محبۃ منی ولتصنع علیٰ عینی۔

جب ہم نے تیری ماں پر وحی کے ذریعہ وہ سب کچھ نازل کر دیا جو ایسے موقعہ پر نازل کرنا ضروری تھا۔ جس کی تفصیل یہ ہے) کہ اس (موسیٰ) کو تابوت میں رکھ دے پھر اس (تابوت) کو دریا میں رکھ دے پھر اس کے بعد یوں ہوگا) دریا ہمارے حکم سے اس (تابوت) کو ساحل تک پہنچا دے (تا کہ) اس کو وہ شخص لے جائے جو میرا بھی اور اس (موسیٰ) کا بھی دشمن ہے۔ اور تجھ پر میں نے اپنی طرف سے محبت نازل کی (یعنی تیرے لئے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کی) اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے پالا گیا (یعنی ہماری نگہداشت میں)

یہ اللہ تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کا سلسلہ لمبا ہے۔ میں بطور نمونہ اسی پر اکتفا کرتا ہوں یہاں نہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الہام ہونے کا ذکر ہے بلکہ ان کی حضرت والدہ صاحبہ پر بھی الہام ہونے کا ذکر ہے جو نبی نہیں تھیں۔ دوسری جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام پر اللہ تعالیٰ کے کلام ہونے کا ذکر ہے نبیوں کی جماعتوں میں بھی ایسے لوگ ہوتے رہتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ

(۲۸:۱۴)

"مومن لوگ ایمان لاتے ہیں انہیں اللہ اس قائم رہنے والی اور پاک بات کے ذریعہ سے اس ورلی زندگی میں بھی ثبات بخشتا ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی بخشے گا۔"

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیاؤکم فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ

(حٰم سجدہ)

وہ لوگ جنہوں نے کہا ہے اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔"

یہاں جنت سے مراد دنیا کی جنت بھی ہو سکتی ہے اور آخرت کی بھی

کہ خدا تعالیٰ کے کلام کا سلسلہ اب بھی جاری ہے جیسا کہ پہلے جاری تھا۔

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اب بھی بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ شریعت کی تکمیل ہو چکی ہے لیکن الہام اور وحی کا سلسلہ بند نہیں ہوا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔"

(الوصیت صفحہ ۱۳)

نیز فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر مقام طور پر ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر و قدوس خدا میرے پر تجلی فرما ہوا ہے اس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے ہیں میں ہوں

میں ہوں میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔"

(حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بجواب خط سید داؤد احمد صاحب مرحوم بحوالہ ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۸)

نیز فرماتے ہیں:۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور وہ روح القدس اب اتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۲)

اپنے منظوم کلام میں آپ فرماتے ہیں:۔

وہ ناداں جو کہتا ہے در بند ہے
نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے
یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں
خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے
وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل
تو باتوں سے لذت اٹھاتا ہے دل

(درثمین)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

"کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی سے پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو؟ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں اور ہمارے کان گو شنوا ہوں تاہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہے وہ خدا سچا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا ہے کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ذاتی تجربہ اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

"ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت کلام سے بتلا دیتا ہے خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۴۲)

نیز فرماتے ہیں:۔

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

ایک دفعہ لدھیانہ میں ایک انگریز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا آپ کے ساتھ کلام کرتا ہے حضور نے فرمایا "ہاں" اس پر اس نے پوچھا کہ وہ کس طرح کلام کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا اسی طرح جس طرح اس وقت آپ میرے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ۱۲۷)

اس موقعہ پر میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ کا جو شرف حاصل ہوا وہ اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ آپ پر جو الہامات ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ۔

کُلُّ بَرَکَۃٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

یعنی تمام برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے پس بہت ہی برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت ہی

برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی

(ترجمہ تفسیر از حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ درود شریف)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑی کثرت سے کلام کیا ہے۔ آپ کے الہامات اور کشوف اور رویا کو ایک کتاب میں جمع کیا گیا ہے جو "تذکرہ" کے نام سے مشہور ہے۔ پہلی ایڈیشن جو ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی وہ ... صفحات کی کتاب ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ بعض باتوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ خدا نے مجھے بار بار فرمایا۔ مثلاً قرآن مجید کی یہ آیت آپ پر بار بار نازل ہوئی۔

ان اللہ مع الذین اتقوا
والذین ھم محسنون

(۱۶:۱۲۹)

یعنی یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہو اور جو نیکوکار ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے۔ بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۲۴۲)

علم غیب

علم غیب بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ کلام جو نبیوں اور خدا کے پیارے بندوں پر نازل ہوتا ہے وہ سچ مچ خدا کا کلام ہے اس حقیقت سے یہی ملتا ہے کہ بہت سی غیب کی خبریں ان میں ہوتی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو جاتی ہیں۔ اور زندہ خدا کی تجلی ان سے ظاہر ہوتی ہے جس سے یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ وہ قادر خدا کا کلام تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کی زندگی ساری پیشگوئیوں سے بھری ہوئی ہے اس وقت جب کہ ساری قوم آپؐ کی مخالف تھی اور ظاہری اسباب کے لحاظ سے تو یہ انجام معلوم ہوتا تھا کہ مسلمانوں کا خاتمہ ہو جائیگا اس وقت آپؐ کو بشارت ملتی ہے۔

سیھزم الجمع ویولون الدبر

کہ آپ کے مخالفین کی جماعت کو شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ چنانچہ جنگ بدر کے موقعہ پر یہ پیشگوئی نمایاں طور پر پوری ہو جاتی ہے۔ نبوت کے دعویٰ کے تیسرے سال کے قریباً آخر میں سورۃ الفجر نازل ہوتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والفجر ولیال عشر یعنی ہم صبح کے طلوع کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور ان دس راتوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو اس طلوع فجر سے پہلے آئیں گے۔ اس میں قرآن نے یہ خبر دی ہے کہ دس راتیں آئیں گی۔ الہامی کلام کے محاورہ سے ثابت ہے دس راتوں سے مراد دس سال ہوتے ہیں رات کا لفظ مصیبت کی گھڑی کے لئے استعمال ہوتا ہے لہٰذا اس جگہ یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ دس سال متواتر سخت ظلموں کے گذریں گے۔ الہام میں دس سال کے الفاظ آئے اور اس الہام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال ہی مکہ میں رہے اور تکلیفیں اٹھاتے رہے۔ دس سال کے بعد طلوع آفتاب ہوا اور آپؐ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے۔ سوچو تو سہی کہ دس سال کی میعاد آپؐ کو کیسے معلوم ہو گئی؟ آپ کے اختیار میں تو نہیں تھا کہ دس سال کے بعد مدینہ کے شہر کے لوگوں کو مسلمان بنا لیں اور نہ ہی آپؐ کے اختیار میں یہ بات تھی کہ آپؐ مکہ سے نکل کر مدینہ سلامتی سے پہنچ جائیں گے اس سورۃ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ والیل اذا یسر دس سال کی تکلیف کے بعد ایک طلوع فجر ہوگا مگر اس کے بعد بھی ظلمت پوری طرح دور نہیں ہوگی بلکہ اس کے بعد بھی ایک رات آئے گی مگر وہ ایک ہی رات آ کر گذر جائے گی پھر اس کے بعد کوئی رات نہیں آئے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہجرت کے ایک سال بعد بدر کی جنگ ہوئی جس نے مسلمانوں کی آزاد اور با اختیار حکومت قائم کر دی اور دشمن کے چوٹی کے آدمی تباہی کے گڑھے میں دھکیل دئے گئے۔ مکی زندگی میں آپؐ کو یہ بشارت بھی دی گئی کہ۔

ان الذی فرض علیک القرآن
لرادک الی معاد

(سورہ قصص ۹/۱۲)

یعنی وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن نازل کیا اور اس کی اطاعت فرض کی ہے وہ تجھے اپنی ذات ہی کی قسم کھا کر بتاتا ہے کہ وہ تجھے دوبارہ مکہ میں لوٹا کر لائے گا۔ اس خبر میں نہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنی پڑے گی بلکہ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ہجرت کے بعد آپؐ فاتح کی صورت میں داخل ہوں گے۔ کیا ان حالات میں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیش آ رہے تھے آپ اپنے پاس سے ایسی خبر بنا سکتے تھے۔

(تلخیص از دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضور سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال کے بعد قائم ہونے والے سلسلہ کی اور اس وقت کے آثار اور علامات کی ایسی عظیم الشان اور بے نظیر پیشگوئیاں فرمائی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے جو اپنے وقت پر پوری ہو گئیں۔ مثلاً سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی کو دیکھو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کے متعلق بیان فرمائی کہ رمضان کی معین تاریخوں میں ان کے زمانہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا اور اس سے پہلے کبھی کسی مدعی کے لئے ایسا کسوف وخسوف بطور نشان ظاہر نہیں ہوا۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی وہ موعود مہدی ہیں جن کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال پہلے دی تھی۔ اور ۱۸۹۴ء / ۱۳۱۱ھ میں چاند اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں عین انہی تاریخوں میں لگا جو پیشگوئی میں مذکور ہیں۔ (یعنی چاند گرہن ۱۳ رمضان کو اور سورج گرہن ۲۸ رمضان کو اور یہ گرہن ہندوستان سے بھی دکھائی دیئے جہاں پیشگوئی کے مقصود حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجود تھے اور آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ یہ نشان اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر ظاہر کیا ہے۔

یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن ۱۸۹۴ء کے علاوہ دوسرے سالوں میں بھی لگا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں لیکن معین تاریخوں کی بشرط مطلوبہ گرہن کو نایاب بنا دیتی ہے حدیث شریف میں رمضان کی معین تاریخوں کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں تحریر فرمایا ہے کہ میں ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا جو یہ ثابت کر دے کہ ماہ رمضان کی انہی تاریخوں میں جو حدیث میں مذکور ہیں۔ کسی مدعی کے لئے خلق آدم سے لے کر آج تک کبھی ایسا خسوف و کسوف ہوا ہے۔

آج کل تو علم ہیئت نے بہت ترقی کر لی ہے اور computer نکل آئے ہیں جن سے لمبے حسابات کم وقت میں کر دئے جاتے ہیں۔ لیکن تیرہ سو سال پہلے سخت تاریکی اور جاہلیت کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہو گیا کہ مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان کی ان ان تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دانی کا کوئی دعویٰ نہیں تھا۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

قل لا اقول لکم عندی
خزآئن اللہ ولا اعلم
الغیب ولا اقول لکم انی

ملک ان اتبع الا ما یوحی
الی　　(۶:۵۱)

یعنی اے ہمارے رسول تو یہ اعلان کر دے کہ مجھے یہ دعویٰ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزائن میرے پاس ہیں اور نہ ہی میں غیب کو جانتا ہوں اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف الہامات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔

موجودہ زمانہ کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعویٰ ماموریت سے بہت پہلے مارچ ۱۸۸۲ء میں جبکہ آپ اکیلے تھے اور بالکل گمنام تھے اور خلوت کی زندگی آپ کو پسند تھی بذریعہ الہام یہ دعا سکھائی۔

رب لا تذرنی فردا وانت
خیر الوارثین (براہین احمدیہ حصہ سوم)

یعنی اے میرے رب تو مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ اور پھر اس دعا کی قبولیت کے طور پر مارچ ۱۸۸۲ء میں یہ بشارت دی۔

الا ان نصر اللہ قریب یاتیک
من کل فج عمیق یاتون من کل
فج عمیق ینصرک اللہ من
عندہ ینصرک رجال نوحی
الیھم من السماء لا مبدل
لکلمات اللہ۔

یعنی خبردار ہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے خدا اپنی طرف سے تیری مدد کریگا تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں پر ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

ہر ایک مدعی پہلے کا الہام ہے جسے ہم اپنی آنکھوں سے ہر سال زیادہ سے زیادہ شاندار رنگ میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں خصوصاً جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا کے دور دراز علاقوں سے بندگان خدا مرکز سلسلہ میں کھنچے چلے آتے ہیں ربوہ میں جہاں ہمارے مقدس امام تشریف فرما ہیں وہاں ہر تو لاکھوں کی تعداد میں حاضر ہو جاتی ہے وہ زر اور سامان جو مہمانوں کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ مہیا کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دے رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں میں سے ایک نہایت ایمان افروز پیشگوئی پیشگوئی مصلح موعود ہے جس کی

وقفِ جدید کے سالِ نو کا آغاز

ربوہ۔ ۶ جنوری ۱۹۸۴ء۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے احباب کو نئے سال کی مبارک باد دی۔ وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور عرب بھائیوں کی مشکلات دُور ہونے کے لئے احباب جماعت کو تواتر کے ساتھ خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔ آج ۱۹۸۴ء عیسوی اور ۱۳۶۳ ہش کا پہلا جمعہ ہے۔ سب سے پہلے میں احبابِ جماعت کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے یہ سال ہر لحاظ سے تمام انسانوں کے لئے برکات کا باعث ہو اور احمدیت کے لئے بے حد برکتوں اور کامیابیوں کا سال ثابت ہو آمین

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ وقفِ جدید نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی ہے۔ اور گذشتہ سال کے مقابلہ میں چندہ بالغان میں دو لاکھ ننانوے ہزار سے زائد چندہ اطفال میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد کی وصولی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ جماعت امسال بھی اس تحریک میں غیر معمولی قربانی پیش کرے گی۔ حضور نے فرمایا وقفِ جدید میں واقفِ زندگی معلّمین کی بہت کمی محسوس ہو رہی ہے۔ بعض علاقوں میں اس تحریک کے ذریعہ کثرت سے ہندوؤں کا رجحان اسلام کی طرف ہوا ہے۔ اور اب خدا کے فضل سے ۲۰۰ سے اوپر دیہات میں اسلام نفوذ کر چکا ہے۔ اس تحریک کو صرف روپیہ ہی نہیں بلکہ وقف کی روح رکھنے والے واقفین کی ضرورت ہے۔ (روزنامہ الفضل ۸ جنوری ۱۹۸۴ء)

بھارت میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکتالیس معلّمین وقفِ جدید صوبہ کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ کرناٹک۔ آندھرا۔ بنگال۔ اڑلیسہ۔ میگھالیہ۔ بہار۔ یوپی۔ کشمیر میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اب تک سینکڑوں افراد احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ بھارت میں اڑھائی صد کے قریب جماعتیں ہیں۔ ہر جماعت کی طرف سے معلّم کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ لیکن بجٹ میں اس قدر گنجائش موجود نہیں ہے کہ ان سب کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دفتر وقفِ جدید نے اپنے بجٹ میں ایک لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔ سو احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے اہل و عیال سمیت اپنے وعدوں سے بڑھ چڑھ کر چندہ وقفِ جدید ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان۔

یاد میں ہم ہر سال یوم مصلح موعودؓ مناتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان پاک صورت و سیرت فرزند کی بشارت دی ہے جو حُسن و احسان میں آپ کا نظیر ہوگا۔ جو مصلح موعود ہوگا۔ اور جس کے ذریعہ دُنیا میں ایک عظیم الشان پاک انقلاب پیدا ہوگا۔ آپ کو یہ بھی بتایا گیا کہ یہ لڑکا نو سال کے اندر پیدا ہوگا۔ اور وہ عمر پانے والا ہوگا پیشگوئی میں موعود بیٹے کی صفات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:۔

"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔۔۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دِل کا حلیم ہوگا اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔۔۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔"

معزز سامعین! کیا دُنیا کا کوئی باپ اپنے بچہ کے متعلق جو ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوا ہے پیشگوئی کر سکتا ہے کہ وہ عمر پائے گا اور اس کی یہ صفات ہونگی؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا اس پیشگوئی کا پورا ہو جانا اس بات کا ثبوت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق ایک بالا ہستی سے تھا جو آپ سے کلام کرتا تھا اور غیب کی باتیں آپ کو بتلا دیتا تھا۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ منصب خلافت پر متمکن ہوئے ۱۹۴۴ء میں آپ نے قسم کھا کر پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ فرمایا اور آپ نے کامیابیوں اور کامرانیوں سے معمور لمبی عمر پائی اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

آپ کی پیدائش کے ساتھ جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ آپ کے ذریعہ سے دُنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے مشن قائم ہوئے۔ آپ نے اپنی تفاسیر قرآن مجید اور دوسری کتب اور تقریروں میں علم و عرفان کے ایسے سمندر بہا دیئے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ خاکسار کے خاندان کو آپ ہی کی بدولت احمدیت کی نعمت نصیب ہوئی اور آپ کے ذریعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کئی نشانات کا مشاہدہ کیا۔

ہلّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ کے کلام سے مشرف ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کے بعض الہامات کشوف اور رؤیا شائع ہوئے ہیں۔ لیکن وہ پیار کی باتیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیں، تھیں لیکن آپ نے جن کا ذکر نہیں کیا اس کا علم خدا ہی کو ہے اپنے منظوم کلام میں آپؓ فرماتے ہیں:۔

وہ جو کچھ مجھ سے کہتا ہے پھر میں جو اس سے کہتا ہوں
آہ رازِ محبت ہے جس کا اعلان نہیں اظہار نہیں

آپؓ کی ایک رؤیا کا اس وقت ذکر کرتا ہوں:۔

۱۹۱۹ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف ۳۰ سال کی تھی اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ آپ کو بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دو قائم مقام عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آپ نے اپنی رؤیا کا اس طرح ذکر فرمایا تھا:۔

"میں نے دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دُعا کر رہا ہوں کہ الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم کا ہوا پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دُعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسمٰعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں اسمٰعیل کے معنے ہیں خدا نے سُن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انجام ہے۔ اُن کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل دو قائم مقام کھڑے کر دیئے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہیئے۔"

(عرفان الٰہی صفحہ ۱۷ شائع شدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

سامعین کرام! اب دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس شان سے اپنے پیارے بندے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رؤیا کو پورا کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیا کہ وہ قادر اور عالم الغیب خدا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو بھی دو قائم مقام عطا فرمائے اور دونوں آپ ہی کے بیٹے ہیں۔ ہمارے سابقہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دونوں ہی حضرت مصلح موعودؓ کے حُسن و احسان کے یادگار ہیں جنہیں دیکھ کر ہمارے دل خوشیوں سے معمور ہیں الحمد للہ ثم الحمد للہ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

بالآخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ جلیل القدر پیشگوئی پیش کرتا ہوں جو جماعت احمدیہ کے مستقبل سے تعلق رکھتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلا دے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (اور عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اُٹھائیں گے اور خدا اُنہیں برکت دے گا) سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱ مطبوعہ ۱۹۰۷ء، تذکرہ صفحہ ۵۹۷)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تڑپتے ہوئے دل کی ایک [illegible] پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ آپ اپنی مشہور کتاب کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں:

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" ✲

✲ اللہ تعالیٰ ساری دُنیا کو اس پیاری آواز پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نتیجہ امتحان دینی نصاب جماعت ہائے احمدیہ بھارت

سال ۱۳۶۳ ہجری شمسی بمطابق ۱۹۸۳ء کے لئے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے دینی نصاب کا امتحان میں کتاب "الوصیت" تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رکھی گئی تھی۔ اس امتحان میں جن احباب و مستورات نے شمولیت اختیار کی اور کامیاب نمبر پائے ان کے اسماء اور حاصل کردہ نمبرات کی تفصیل درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان کے علم و ایمان میں ترقی عطا کرتے ہوئے اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ قادیان

اسماء امتحان دہندگان	نمبرات حاصل کردہ
مکرمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ	۶۳/۱۰۰
" امۃ النصیر نیاز صاحبہ	۴۰
" مریم صدیقہ چیمہ صاحبہ	۳۶
" مبارکہ شاہین صاحبہ	۳۶
" امۃ الوحید صاحبہ	۳۵
" فرخندہ بیگم صاحبہ	۴۰
" امۃ القیوم پرویزہ صاحبہ	۳۳
" امۃ الباسط صاحبہ	۴۵
" ساجدہ پروین صاحبہ	۴۳
" امۃ الکریم صاحبہ	۳۸
" حمیدہ خانم صاحبہ	۵۷
" فہمیدہ مبارکہ صاحبہ	۴۲
" شاہینہ نازنین صاحبہ	۴۴
" امۃ الرشید صاحبہ	۴۴
" امۃ الشکور ڈوگر صاحبہ	۵۲
" نصرت سلطانہ صاحبہ	۵۸
" رفعت سلطانہ صاحبہ	۵۱
" شمیم اختر گیانی صاحبہ	۵۰
" افتخار محمودہ صاحبہ	۵۴
" ناصرہ بیگم ڈوگر صاحبہ	۵۷
" بشریٰ خورشید صاحبہ	۵۲
" بشریٰ بیگم صاحبہ	۳۸
" زبیدہ خانم صاحبہ	۴۷
" شمیم اختر صاحبہ	۴۴
" امۃ الرؤف صاحبہ	۴۹
" سعیدہ پروین صاحبہ	۴۸
" شوکت منورہ صاحبہ	۴۱
" طلعت بشریٰ صاحبہ	۴۴
" طاہرہ شوکت صاحبہ	۴۵
" امۃ المتین صاحبہ	۳۷
" راشدہ سلطانہ صاحبہ	۴۳
" نصیرہ سلطانہ صاحبہ	۵۲
" راشدہ مرزا صاحبہ	۵۸
" امۃ القدوس ننگلی صاحبہ	۵۴
" عائشہ سلطانہ صاحبہ	۴۰
" مبشرہ فضل صاحبہ	۴۷
" امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ	۵۲
" عقیلہ عفت صاحبہ	۴۰
" فریدہ عفت صاحبہ	[illegible]

اسماء امتحان دہندگان	نمبرات حاصل کردہ
مکرمہ امۃ المجید نصرت صاحبہ	۵۱/۱۰۰
" راشدہ رحمٰن صاحبہ	۴۲
" امۃ الحیٔ صاحبہ	۳۵
مکرم رفیق احمد صاحب اختر گیانی دوم	۶۲
" کے زین الدین صاحب لوردُر	۵۶
" ٹی۔ ایم محمد صاحب	۵۴
" نور الدین صاحب انور	۵۳
" عبد الواسع صاحب	۴۵
" قریشی محمد رحمت اللہ صاحب	۳۰
" نصیر احمد صاحب عارف	۴۹
" خالد محمود صاحب	۴۱
" مرزا منور احمد صاحب	۵۰
" محمد سلیم صاحب لوردُر	۵۰
" نصیر احمد صاحب ججی	۵۳
" عبد الرحمٰن صاحب خالد	۴۱
" جمیل احمد صاحب امینی	۴۰
" شریف احمد صاحب ڈوگر	۴۴
" عبد العزیز صاحب اصغر	۴۳
" شیخ علاؤ الدین صاحب	۵۲
" غلام مرتضیٰ صاحب	۴۲
" سید مبشر الدین احمد صاحب	۵۷
" عبد الشکور بدر صاحب	۳۵
" عبد المالک صاحب انور	۴۰
" ملک محمد منیر صاحب	۴۷
" محمد شریف صاحب گجراتی	۳۶

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

مکرم سید شاہد احمد صاحب	۳۸
مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ	۳۵
" امۃ الباسط صاحبہ	۳۵
" امۃ العزیز راشد صاحبہ	۳۷
" امۃ الشکور صاحبہ	۳۳

جماعت احمدیہ بھدرواہ

مکرم عبد الغفار صاحب کنائی	۴۶
" محمد شریف صاحب منڈاشی	۴۵
" عبد القیوم صاحب میر	۳۸
" ماسٹر رحمت اللہ صاحب منڈاشی	۴۲
" مبارک احمد صاحب نسیم برلی	۵۶

جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ

اسماء امتحان دہندگان	نمبرات حاصل کردہ
مکرم وسیم احمد صاحب خورشید سوئم	۶۰/۱۰۰
" شیخ غلام مہدی محمود صاحب	۴۹
" شمیم احمد صاحب	۴۷
" کرشن احمد صاحب	۴۹
" محمد انور احمد صاحب انور	۴۹
" شیخ طاہر احمد صاحب	۴۸
" نعیم احمد صاحب	۵۰
" مبارک احمد صاحب	۴۹
" شیخ وسیم احمد صاحب	۵۰
" شیخ عبد السلام صاحب	۵۰
" شیخ محمد عبد الرب صاحب	۴۵
" نصیر احمد خان صاحب	۳۶
" محمد تبارک احمد صاحب	۵۳
" عبد الباسط صاحب	۴۲
مکرمہ مطہرہ خاتون صاحبہ	۵۱
" آمنہ طیبہ صاحبہ	۵۲
" شمیم بیگم صاحبہ	۴۳
" مذکورہ خاتون صاحبہ	۴۸

جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ

مکرمہ شکیلہ نازنین صاحبہ	۵۵
" شمیم بیگم صاحبہ	۵۱
" انجم آراء بیگم صاحبہ	۵۳
" نسیمہ بیگم صاحبہ	۵۵
" نورجہاں بیگم صاحبہ	۵۰

جماعت احمدیہ آسنور کشمیر

مکرم عبد الحکیم ڈانی صاحب دوم	۶۲
" الطاف حسین صاحب ملک	۵۹
" فرید احمد صاحب ڈار	۴۱
" باسط رسول صاحب ڈار	۳۵

جماعت احمدیہ حیدرآباد

مکرم عبد القیوم صاحب سوئم	۶۰
" یوسف حسین صاحب	۵۵
" شکیل احمد صاحب	۵۲
" محمود احمد صاحب	۴۸
مکرمہ فوزیہ ظفر صاحبہ	۴۷
" طاہرہ صدیقہ افتخار صاحبہ	۴۴
مکرم محمد عبد القیوم صاحب نسیم	۳۷
" ارشد حسین صاحب	۳۴

اسماء امتحان دہندگان	نمبرات حاصل کردہ
مکرم سید شجاعت حسین صاحب	[illegible]/۱۰۰
" محمد عبد المنان صاحب	۳۲
" مسعود احمد صاحب ابن حسن محمد صاحب	۳۲

جماعت احمدیہ شاہجہانپور

مکرمہ مہر جہاں قریشی صاحبہ	۵۰
" قریشی آفریدہ صاحبہ	۵۲
" ناہید وحید صاحبہ	۵۰
مکرم محمد شاہد قریشی صاحب	۵۰
مکرمہ فیروز جہاں قریشی صاحبہ	۴۲
" حمیدہ خاتون صاحبہ	۴۴

جماعت احمدیہ سورو اڑیسہ

مکرم شیخ مختار حسین صاحب	۵۵
" سید نعیم احمد صاحب	۴۸
" شمس الدین خان صاحب	۴۵
" فیروز احمد خان صاحب	۴۴
" ایوب علی خان صاحب	۴۴

جماعت احمدیہ کلکتہ

مکرم اعجاز احمد صاحب ملک	۵۰
" الیاس علی سردار صاحب	۵۰
" قیصر الزمان صاحب	۴۵
" قاضی ابو الہاشم صاحب	۴۳
" قاضی ابو الکلام فصیح الدین صاحب	۴۱
" ناصر احمد صاحب معلم	۴۰
" محفوظ الرحمان صاحب فانی	۴۰

جماعت احمدیہ مرشدآباد ابراہیم پور

مکرم سلطان صلاح الدین صاحب	۴۸
" شہادت حسین صاحب	۴۶
" شیخ ازار الدین صاحب	۴۵
مکرمہ راضیہ بیگم صاحبہ	۴۲
" ناصرہ بیگم صاحبہ	۴۰
مکرم نذر الاسلام صاحب	۳۸
" عزیز الحق صاحب	۳۳

جماعت احمدیہ سکندرآباد

مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اوّل	۶۶
" محمد یوسف صاحب قریشی	۵۶
" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	۵۴
" مقصود احمد شرق صاحب	۴۷
مکرمہ امۃ الکریم طاہرہ صاحبہ	۴۴
" غطیہ رفیق صاحبہ	۴۳

جماعت احمدیہ یادگیر کرناٹک

مکرم عبد المنان صاحب	۳۶
مکرمہ ارجمند بانو صاحبہ	۳۷
مکرم عبد المنان صاحب سالک	۳۶
" ثاقب احمد صاحب دیو درگی	۳۴

اسماءِ امتحان دہندگان	نمبرات حاصل کردہ
مکرم بشارت احمد صاحب دیو درگی	۳۵/۱۰۰
مکرمہ نصرت خاتون صاحبہ	۳۳
مکرم ایم۔ قدرت اللہ صاحب	۳۳

جماعتِ احمدیہ باڑی پورہ کشمیر

۔۔ محمد صاحب	۳۶
؍؍ غلام نبی صاحب ناظر ٹاک	۴۹
؍؍ میر عبد الرحمٰن صاحب	۴۶
؍؍ میر بدر الدین صاحب	۳۳
؍؍ میر عبد الرشید صاحب	۴۵
؍؍ محمود احمد صاحب ٹاک	۴۳

جماعتِ احمدیہ گلبرگہ کرناٹک

مکرم محمد حبیب الدین صاحب	۳۸
؍؍ عبد الرشید صاحب گلبرگی	۵۰
؍؍ احمدی اُسامہ صاحب	۴۳
؍؍ قریشی عبد الحکیم صاحب	۵۴
؍؍ غلام نعیم الدین صاحب	۳۴
؍؍ غلام حمید الدین صاحب	۳۳

اسماءِ امتحان دہندگان	نمبرات حاصل کردہ
مکرم ظفر احمدی صاحب	۵۲/۱۰۰
؍؍ قریشی غلام احمد صاحب	۳۳

جماعتِ احمدیہ چودوار اڑلیسہ

مکرمہ حدیثہ بیگم صاحبہ	۳۸
مکرم شیخ طیاجم صاحب	۳۶
؍؍ فضل الرحمٰن خان صاحب	۵۱
؍؍ سید احمد نصر اللہ صاحب	۳۵
؍؍ سلطان احمد خان صاحب	۳۶
؍؍ ناصر احمد خان صاحب	۳۵
مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ	۴۲

جماعتِ احمدیہ برلیشہ بنگال

مکرم قاضی عبد الرشید صاحب	۴۸
؍؍ محمد طاہر الدین ملک صاحب	۴۶
؍؍ محمد امان اللہ صاحب	۴۴
؍؍ آفتاب ضمن صاحب	۳۷
؍؍ محمد کمال الدین احمد صاحب	۳۵
؍؍ اے الیس ایم موصیہ	۴۲

درخواستہائے دُعا

• ۔۔ مکرم سید مولوی قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ چار کوٹ (علاقہ پونچھ) پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے تایا زاد بھائی مکرم سید ہمام الدین احمد صاحب آف جمشید پور جن کا بندش پیشاب کی وجہ سے آپریشن ہوا ہے نیز مکرم محمد یعقوب صاحب آف چارکوٹ جو کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ہر دو کی کامل صحت و شفایابی اور مکرم عبد الستار خان صاحب آف سورو کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے • ۔۔ مکرم غلام محمد صاحب لون ساکن کاٹھپورہ (کشمیر) حال قادیان دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے مکرم سید حمید اللہ شاہ صاحب ساکن صوفن ناصن اور ان کے اہل و عیال نیز مکرم سید نثار احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم مطیع اللہ صاحب ساکنان آسنور اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

• ۔۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب، منشی نظیر آبادی مقیم حیدر آباد کی اہلیہ بعارضہ عرصہ چھ سال سے فریش ہیں، موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • ۔۔ محترمہ برکت بی بی صاحبہ آف تلاکور (ہریانہ) کافی عرصہ سے بعارضہ یرقان فریش ہیں اب بفضلہ تعالیٰ کافی افاقہ ہے موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • ۔۔ مکرم رشید احمد صاحب لنڈن کی اہلیہ چند دنوں سے بیمار ہیں موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

پانچواں آل اڑلیسہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

تمام اڑلیسہ اور موسیٰ بنی مائنز کے انصار دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مارچ ۱۹۸۴ء کی ۱۰ر اور ۱۱ر تاریخوں کو بمقام سونگھڑہ آپ کا پانچواں سالانہ اجتماع ہو رہا ہے۔ ہمارے یہ اجتماعات بھی جلسہ سالانہ قادیان کے تتمہ کے طور پر ہیں۔ اس لئے کہ وہ برکات جو جلسہ سالانہ سے تعلق رکھتی ہیں وہ ان اجتماعات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جو لوگ دُور دراز کا سفر طے کرنے یا دیگر مجبوریوں کی بناء پر جلسہ سالانہ قادیان میں نہیں آسکتے وہ احباب اس نوع کے اجتماعات میں شریک ہو کر خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اس اجتماع کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست بھجوا دی گئی ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

منوّر ہو کے نُور پھیلائیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ کی بابرکت تحریکات میں سے وقفِ عارضی عظیم الشان تحریک ہے جس کا اجراء حضورؒ نے خاص اعلامِ الٰہی کے مطابق فرمایا وہ اس طرح کہ حضورؒ کو اللہ تعالیٰ نے ایک روحانی نظارہ دکھایا کہ پوری زمین ایک سرے سے دوسرے سرے تک نور سے منوّر ہو گئی ہے اور پھر وہ نُور "بُشریٰ لَکُمْ" کی عظیم بشارت کے الہامی الفاظ میں ڈھل گیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور خود فرماتے ہیں:-

"جو نُور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کریم کا نُور ہے جو تعلیم القرآن کی اسکیم اور وقفِ عارضی کی اسکیم کے تحت دُنیا میں پھیلایا جا رہا ہے"

الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عظیم الشان تحریک کے ذریعہ جہاں جماعتوں کی تعلیم و تربیت اچھے رنگ سے ہو رہی ہے وہاں واقفینِ عارضی کی متفقہ شہادت ہے کہ خود ان کی اپنی ذات اس تحریک میں حصہ لینے کی برکت سے غیر معمولی افضال و انعاماتِ الٰہیہ کی وارث ہوئی ہے اس لئے آپ بھی اس تحریک میں حصہ لیں اور دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک وقف کریں اور دوسروں میں بھی اس میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس کی ضرورت و اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضورؒ فرماتے ہیں:-

"ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضا کار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن کریم ترجمہ سکھانے کے لئے دیں تاکہ یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے" (الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۶۶ء)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر جوبلی فنڈ

جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۵ ۲/۸۴ سے مکرم مولوی سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر جوبلی فنڈ درج ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ افراد جماعت و مبلغین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دیتے ہوئے اس سلسلہ میں تعاون دینے کی درخواست کی جاتی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۵ ۲/۸۴	سکندر آباد	۷ ۳/۸۴	۱	۸ ۳/۸۴
مدراس	۷ ۲/۸۴	۲	۱۰	جڑچرلہ	۸	۱	۹
کرونا گاپلی	۱۱	۲	۱۳	حیدر آباد	۹	۱	۱۰
کالیکٹ	۱۳	۳	۱۶	کیرنگ	۱۰	۳	۱۳
کینانور	۱۶	۲	۱۸	بھوبنیشور	۱۳	۱	۱۴
پینگاڈی	۱۸	۳	۲۱	کٹک	۱۴	۱	۱۵
موگرال	۲۱	۱	۲۲	سورو	۱۵	۱	۱۶
مرکرہ	۲۲	۱	۲۳	کلکتہ	۱۶	۵	۲۱
بنگلور	۲۳	۲	۲۵	بھاگلپور برہ پورہ	۲۱	۲	۲۳
شیموگہ	۲۵	۲	۲۷	کانپور	۲۳	۲	۲۵
یادگیر	۲۷	۲	۱ ۳/۸۴	شاہجہانپور	۲۵	۱	۲۶
حیدر آباد	۲ ۳/۸۴	۵	۷	قادیان	۲۷ ۳/۸۴	-	-

درخواستِ دُعا ۔۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر نیز چھوٹے بھائی کے کاروبار میں برکت و ترقی افضالِ الٰہی کے حصول کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۔ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH.:- 275475
Resi.:- 273903

CALCUTTA - 700073

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE AJANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ھُوَ النَّاصِر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں !!

الرّؤف جیولرز

۱۹ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۱۵۰۶۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" صلا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
گنڈ منڈ
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23 - 5222 } ٹیلیفون نمبرز :-
23 - 1652 }

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر !

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں !!

AUTO TRADERS.

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32 - SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA.

P.O. BOX : 4583.

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/NO. 2/54 (1)

MAHADEVPET

MADIKERI - 571201.

(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ بینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز —!!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر: ۴۴۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں طاقتور ہو۔ اصلی طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔" (شہادۃ القرآن)

پیشکش :-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی - آئی - ٹی - کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

صالین موٹرس

ارشاد نبوی

الرَّاجِعُ فِی هِبَتِهٖ کَالرَّاجِعِ فِی قَیْئِهٖ

(ترجمہ) : اپنی دی ہوئی چیز کو لوٹانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے واپس لوٹائے۔

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ کیمبی - (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو - ٹی - وی　اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE-670001.

H.O. PAYANGADI - 670303　　(KERALA)

PHONE :- PAYANGADI : 12.　　CANNANORE - 4498.

حیدرآباد میں

پیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۷-۱۰-۱۶-۴۰۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶　　ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۳/۴/۲۰۶ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ہیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!